گوشۂ علمی و تعلیمی خبریں

مرتب: بشریٰ بیگ۔

ا۔ بہترین استاذ کو ایوارڈ دینے کا منصوبہ پھر تعطل کا شکار، 16 میں سے 8 اضلاع نے نام بھجوائے، باقی رہ جانے والوں سے جواب طلبی کی جائے، وزیر تعلیم۔

کراچی (اسٹاف رپورٹ) صوبہ سندھ میں اساتذہ لی کارکردگی کو بہتر بنانے اور ان کے درمیان مسابقت کی فضاء قائم کرنے کے لئے ایوارڈز دینے کا منصوبہ ایک بار پھر تعطل کا شکار ہوگیا ہے۔ 6 اضلاع میں سے صرف 8 اضلاع نے اپنے منتخب اساتذہ کے نام صوبائی محکمہ تعلیم کو بھجوائے ہیں جس کا صوبائی وزیر تعلیم ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو نے سخت نوٹس لیا ہے اور سیکریٹری تعلیم ہاشم لغاری کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوری طور پر اساتذہ کے نام نہ بھیجنے والے ای ڈی اوز سے جواب طلب کریں، جن 8 اضلاع نے اپنے اساتذہ کے ناموں کی فہرست محکمہ تعلیم کو نہیں بھجوائی ہے ان میں نوابشاہ، تھرپارکر، دادو، جیکب آباد، گھوٹکی، ٹھٹھہ، سانگھڑ اور خیرپور شامل ہیں، یاد رہے کہ اساتذہ کو ایوارڈ دینے کا منصوبہ سابق سیکریٹری تعلیم نذر حسین مہر کے دور میں تیار کیا گیا تھا اور اس مقصد کے لئے خطیر رقم بھی مختص کی گئی تھی مگر ان کے تبادلے کے بعد اس منصوبے کو عملی جامعہ نہیں پہنایا جاسکا، اساتذہ ایوارڈ کے لئے صوبہ سندھ کے بہترین ٹیچر کو ایک لاکھ، ضلع کے 50 ہزار اور دیگر کو ہزار روپے انعامات دیئے جانے تھے۔

(جنگ، کراچی، ۲۳راگست ۲۰۰۵ء)

ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلے

جناب پروفیسر ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب (وفاقی وزیر) کی کوششوں سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کا قیام عمل میں آیا ہے اور اس ادارہ نے جہاں ہائر ایجوکیشن کے فروغ کے لئے

تاریخی و انقلابی اقدامات کئے ہیں وہیں اسکالرشپ و دیگر ترغیبات کے ذریعے اساتذہ کو پی ایچ ڈی کرنے کے لئے متوجہ کیا ہے۔

ہم نے ڈاکٹر صاحب کے پروگرام کو فروغ دینے کے لئے ۱۵؍جنوری ۲۰۰۵ء کو بمقام جناح گورنمنٹ کالج ناظم آباد میں بعنوان **''اصول تحقیق، تصنیف، تالیف کالم نگاری اہداف وطریقہ کار''** ایک روزہ شاندار سیمینار کا انعقاد کیا تھا جس کا مقصد اساتذہ کرام کو تحقیق و تصنیف کی جانب راغب کرنا تھا۔ (اس سیمینار میں پیش کردہ مقالات اس خصوصی شمارہ کا حصہ ہیں) دوسری کوشش کے نتیجہ میں چھ اساتذہ کرام نے قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد ۲۰۰۵ء کے لئے اپنی تحقیقی مقالات ہمارے تعاون سے تیار کئے چار اساتذہ کے مقالات سیرت ایوارڈ کے لئے منتخب ہوئے اور انہوں نے وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز صاحب سے اپنے ایوارڈز وصول کئے۔

۳۹؍اساتذہ سمیت دیگر حضرات نے ہماری منعقدہ **صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس** بمقام جناح یونیورسٹی برائے خواتین میں اپنے تحقیقی مقالات پیش کئے (جنہیں جنوری ۲۰۰۶ء کے شمارے میں انشاءاللہ شائع کیا جائے گا)

ہماری تنظیم ڈاکٹر صاحب کے پروگرام و مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہر طرح سے تعاون کو تیار ہے۔

ہمارا پروگرام اور کوشش ہے زیادہ سے زیادہ اساتذہ کو ایم فل/ پی ایچ ڈی کرنے کے لئے راغب کیا جائے اور ان کے داخلہ کے لئے ہر ممکنہ تعاون کیا جائے اساتذہ کرام کو جامعہ کراچی کے موجودہ ڈین فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز ڈاکٹر عبدالرشید کی جانب سے پیدا کردہ متعدد مشکلات کا سامنا ہے امید ہے ۲؍جنوری ۲۰۰۶ء کو موصوف کی ریٹائرمنٹ کے بعد ایسا ماحول پیدا ہو جائے گا جو یونیورسٹی کے وقار میں اضافہ جامعہ و کالج اساتذہ کے بہتر روابط کا سبب ہوگا اور اساتذہ کو سات سالہ مشکلات سے نجات مل جائے گی۔

اس حوالہ سے ہم وفاقی اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب ڈاکٹر اقبال محسن صاحب و دیگر ذمہ داران کے تہہ دل سے ممنون ہیں جن کے تعاون کی بدولت اب تک ایم

فل/ پی ایچ ڈی میں کئی سو اساتذہ کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔

بلکہ جامعہ کراچی کے مذکورہ ڈین کے رویہ کے باعث خود جامعہ کراچی کے متعدد اساتذہ نے اپنے زیر نگرانی طلباء کے داخلے وفاقی اردو یونیورسٹی میں بھیجنے شروع کر دیئے ہیں۔

اب تک جامعہ کراچی کے جن اساتذہ نے اپنے زیر نگرانی وفاقی اردو یونیورسٹی میں داخلہ بھیجے ہیں ان میں پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین منصوری صاحب چیئر مین شعبہ اصول الدین، پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ صاحبہ شعبہ اسلامیات ڈاکٹر عبید احمد (لیکچرار سلیکشن گریڈ) خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ نے وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی کی انہی شاندار خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کی خدمت میں یادگاری ایوارڈ پیش کیا گیا ہے۔

وائس چانسلر جناح یونیورسٹی صاحب سابقہ ڈین صاحبہ اور پروفیسر ثریا قمر صاحبہ کے تعاون کی بدولت ہم یونیورسٹی میں صوبائی سیرت کانفرنس کے انعقاد میں کامیاب ہوئے انہی تعاون وخدمات کے اعتراف میں ہم نے وائس چانسلر صاحب کو انجمن کی جانب سے یادگاری ایوارڈ بھی دیا تھا۔

ایم فل/ پی ایچ ڈی میں رجسٹرڈ اساتذہ کرام اور نئے رجسٹریشن کے خواہش مند اساتذہ کو داخلوں کے پروسیجر، موضوعات کے انتخاب، مآخذات تک رسائی اور تھیسس کی ترتیب وتدوین میں رہنمائی کے لئے فروری ۲۰۰۶ء میں ایک روزہ ورکشاپ کا اہتمام کیا جارہا ہے دلچسپی رکھنے والے اساتذہ کرام تحریراً رابطہ فرمائیں تاکہ انہیں پروگرام کی تفصیل سے آگاہ رکھا جائے۔

حکومت نے مدارس کی آزادی برقرار رکھنے کا عزم کر رکھا ہے۔
وفاقی وزیر مذہبی امور

۱۱ اور ۱۲ مارچ کو اسلام آباد میں مدارس کے وفد سے مذاکرات کے بعد اہم فیصلے کئے جائیں گے، مذاکرات کے دوران مدارس کے رجسٹریشن، اسناد اور دیگر معاملات زیر غور آئینگے۔

جامعہ بنوریہ کو گزشتہ سال بم دھماکے سے ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ سندھ سے بات کرونگا، جامعہ بنوریہ آمد کے موقع پر مفتی محمد نعیم اور دیگر علماء کرام سے گفتگو۔

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وفاقی وزیر مذہبی امور اور مسلم لیگ (ق) کی مرکزی نائب صدر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ حکومت نے مدارس کی آزادی برقرار رکھنے کا عزم کر رکھا ہے اور اس ضمن میں ۱۱ اور ۱۲ مارچ کو اسلام آباد میں مدارس کے وفد سے مذاکرات کے بعد اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ مذاکرات کے دوران مدارس کے رجسٹریشن، اسناد اور دیگر معاملات زیر غور آئیں گے، انہوں نے کہا کہ حکومت چاہتی ہے کہ مدارس ایجوکیشن بورڈ کا نام تبدیل کر کے وفاق کے ساتھ مل کر دینی مدارس کے نصاب کا مشترکہ امتحانی پرچہ ترتیب دیا جائے، انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت مزید ماڈل مدارس قائم نہیں کرے گی، انہوں نے مفتی نعیم کی جانب سے ملک بھر کے مدارس کو یوٹیلیٹی بلوں سے مستثنیٰ قرار دینے کے حوالہ سے کئے گئے مطالبے کے جواب میں کہا کہ میں اس مسئلے پر صدر اور وزیر اعظم سے بات کروں گا، انہوں نے کہا کہ جامعہ بنوریہ کو گزشتہ سال بم دھماکے سے ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ سندھ سے بات کروں گا، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کا فیصلہ سینیٹ کی کمیٹی کرے گی، قبل ازیں مفتی نعیم نے انہیں جامعہ بنوریہ کا دورہ کرایا، اس موقع پر وفاقی وزیر نے جامعہ بنوریہ کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا، دار الافتاء، دار التصنیف، انٹرنیشنل ایجوکیشن سینٹر، بنوریہ ہسپتال، بنوریہ ویلفیئر ٹرسٹ کا دورہ کیا اور تمام شعبوں کی تعریف کی۔

لندن دھماکے اور دینی مدارس کا موقف

(حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ کے تاثرات)

انوارِ مدینہ / ستمبر ۲۰۰۵ء

لندن میں خودکش دھماکوں کے ذریعے جو جانیں ضائع ہوئی ہیں اور خوف و ہراس

کی کیفیت پیدا ہوئی ہے اس سے دنیا کا ہر باشعور شخص پریشان ہے اور دنیا بھر کے امن پسند لوگ اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے اس کا شکار ہونے والے افراد اور خاندانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

پاکستان میں دینی مدارس کا سب سے بڑ فورم ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' بھی اس تشویش و اضطراب میں دنیا کے امن پسند افراد اور حلقوں کے ساتھ شریک ہے اور پُرامن شہریوں کے خلاف کی جانے والی اس کارروائی کی شدید مذمت کرتے ہوئے متاثرہ افراد، خاندانوں اور پوری برطانوی قوم کے ساتھ ہمدردی اور یک جہتی کا اظہار کرتا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی قائدین شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد حسن جان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے لندن بم دھماکوں کی پرزور مذمت کی ہے اور انہیں عالمی امن کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے حالتِ جنگ میں بھی بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور جنگ سے لاتعلق افراد کو قتل کرنے سے منع کیا ہے چہ جائیکہ حالت امن میں بے گناہ شہریوں کا اس طرح خون بہایا جائے اور خوف و دہشت کی کیفیت پیدا کی جائے۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لندن میں گزشتہ دنوں کئے جانے والے بم دھماکے جن کے نتیجے میں پچاس سے زائد افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں، امن کو سبوتاژ کرنے کی مذموم حرکت کے مترادف ہیں اور ان کی مذمت ہر ذی ہوش انسان کر رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت دو اہم امور کی طرف عالمی رائے عامہ اور بین الاقوامی حلقوں کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ ایک یہ کہ دہشت گردوں کے خلاف موجودہ عالمی جنگ کا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ از سرِ نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے کیونکہ عالمی سطح پر دہشت گردی کی کوئی تعریف طے کئے بغیر کسی بھی گروہ کو یک طرفہ طور پر دہشت گرد قرار دے کر اس کے خلاف کی جانے والی کارروائی انصاف کے تقاضوں پر پوری نہیں اترتی اس سے شکوک و شبہات کم ہونے کی بجائے اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان اسباب و عوامل کو نظر انداز کر دینا بھی اس مبینہ دہشت گردی کے

خاتمہ کے بجائے اس کے مزید فروغ کا باعث بن رہا ہے۔ جن اسباب وعوامل کے نتیجہ میں اس مبینہ دہشت گردی نے جنم لیا ہے اور جن کی طرف عالمی طاقتوں کے سنجیدگی کے ساتھ متوجہ نہ ہونے کی وجہ سے تشدد کی کارروائیوں کی حمایت کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا ہے، اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی محل نظر ہے کہ لندن کے مذکورہ بم دھماکوں کی ذمہ داری کے حوالے سے پاکستان کے دینی مدارس کو عالمی میڈیا کے ذریعے بلاوجہ طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جارہا ہے حالانکہ یہ بات ایک سے زائد بار دلائل وشواہد کے ساتھ واضح ہوچکی ہے کہ پاکستان کے دینی مدارس میں کسی طرح کی کوئی فوجی تربیت نہیں دی جاتی حتیٰ کہ چند ماہ قبل اسلام آباد میں دینی مدارس کے ایک بھرپور کنونشن میں پاکستان کے سابق وزیر داخلہ چودھری شجاعت حسین نے صاف لفظوں میں اعلان کیا کہ انہوں نے اپنے دور میں پورے ملک کے مدارس کی چھان بین کرائی مگر کوئی مدرسہ بھی دہشت گردی کی تربیت میں ملوث نہیں پایا گیا۔ نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران ملک کے درجنوں دینی مدارس پر چھاپے مارے گئے ہیں اور اچانک آپریشن کیا گیا ہے لیکن کوئی ہتھیار یا ٹریننگ کے آلات موجود نہیں پائے گئے حتیٰ کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے حکومت کے ساتھ مذاکرات اور کھلے اعلانات کے ذریعہ متعدد بار اعلان کیا ہے کہ ملک کے کسی بھی دینی مدرسہ کے بارے میں یہ شکایت پائی جائے کہ اس میں اسلحہ کے استعمال کی ٹریننگ دی جارہی ہے تو اس کی نشاندہی کی جائے، اگر اس کا ثبوت فراہم ہوگیا تو اس مدرسے کے خلاف کارروائی میں خود وفاق بھی حکومت کے ساتھ شریک ہوگا مگر اس کے باوجود دینی مدارس کو مسلسل ہدف تنقید بنایا جارہا ہے اور ان کی کردارکشی کی جارہی ہے۔

اس لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی ہائی کمان اس امر کا ایک بار پھر اعلان ضرور سمجھتی ہے کہ پاکستان کے دینی مدارس میں صرف اور صرف تعلیم دی جاتی ہے اور قرآن و سنت کے علوم سے نئی نسل کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ تعلیم اور دینی تربیت کے سوا ان مدارس کی سرگرمیوں میں اور کوئی بات شامل نہیں ہے، اور قرآن وسنت اور ان کے متعلقہ علوم کی تعلیم اور ان کے مطابق نئی نسل کی دینی تربیت کے مشن سے وفاق المدارس سرِ مو انحراف کے لئے تیار نہیں اور اس سلسلہ میں کسی سطح پر کوئی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ البتہ عسکری ٹریننگ اور

دوسرے مذاہب کے خلاف عسکری محاذ آرائی کی فکری تربیت نہ ان مدارس میں دی جاتی ہے اور نہ ہی کسی مرحلہ میں اس کا پروگرام مدارس کے اہداف میں شامل ہے، اور اس حوالہ سے وفاق المدارس کی ہائی کمان پاکستان کی حکومت اور بین الاقوامی حلقوں کو ہر قسم کی ضمانت دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ لندن کے خودکش دھماکوں میں مبینہ طور پر ملوث افراد کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے بعض دینی مدارس میں تعلیم پائی ہے اس لئے دینی مدارس اس مبینہ دہشت گردی میں ملوث ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قطعی طور پر غیر منطقی اور غیر حقیقی بات ہے، اولاً تو اس لئے کہ اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ خودکش دھماکوں میں کون لوگ ملوث ہیں، دوسرے یہ بھی کسی طریقہ سے ثابت نہیں کہ ان دہشت گردوں نے پاکستان کے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کی ہے۔ جب وہ لوگ ہی معلوم نہیں تو ان کی تعلیم گاہ کیسے معلوم ہوگئی، اور اگر بالفرض یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ ان افراد نے کسی وقت پاکستان کے کسی دینی مدرسہ میں تعلیم پائی ہے تو اسے ان کی کارروائی میں مدارس کی شمولیت کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا، اس لئے کہ دنیا بھر میں مختلف حوالوں سے دہشت گردی قتل و غارت ڈکیتی اور سنگین جرائم میں ملوث افراد نے کہیں نہ کہیں ضرور تعلیم حاصل کی ہے اور ان میں ہاورڈ، آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات کی بھی ایک اچھی خاصی تعداد مل جائے گی، لیکن کسی ڈاکو اور قاتل نے اگر آکسفورڈ میں تعلیم پائی ہے تو اس کے لئے یہ نہیں کہا جاتا اور نہ کہا جاسکتا ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں ڈاکہ کی تعلیم دی جاتی ہے، اور اگر کسی فوج سے بھاگے ہوئے افراد مجرموں کا گروہ بنالیں تو ان کے لئے بھی اس فوج کو ذمہ دار قرار نہیں دیا جاتا، اس لئے چند افراد کی کارروائی کو دینی مدارس کے کھاتے میں ڈال کر دینی مدارس کے پورے نظام کو بدنام کرنے کی مہم حقائق کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ خاص طور پر اس پس منظر میں کہ یہ بات طے ہے کہ دینی مدارس میں کسی قسم کی دہشت گردی کی تربیت نہیں دی جاتی اور ایسی کارروائی کرنے والوں نے یہ تربیت بہر حال کہیں اور حاصل کی ہے اور دہشت گردی کی تربیت کے اصل سرچشموں کا بہر حال سراغ لگانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم دنیا بھر کے انصاف پسند حلقوں اور افراد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ دینی مدارس کے خلاف عالمی حلقوں اور میڈیا کے اس یکطرفہ پروپیگنڈے کا نوٹس لیں اور

پرامن ماحول میں اسلامی تعلیمات سے نئی نسل کو روشناس کرانے والے اداروں کو اس جارحانہ اور معاندانہ پروپیگنڈے سے بچانے کے لئے کردار ادا کریں۔

جامعہ کراچی، جعلساز پروفیسر سمیت ۲۱ر اساتذہ کی ترقی کی سفارش، ڈاکٹر جلال الدین نوری نے مولانا شبلی نعمانی کا مضمون اپنے نام سے شائع کرایا، سابق ڈین اسلامک لرننگ نااہل قرار دے چکے ہیں۔

کراچی (رپورٹ: مرتضٰی کے زلفی) جامعہ کراچی کی تین رکنی کمیٹی نے جلعسازی اور علمی مطبوعات میں سرقہ کے مرتکب ایسوسی ایٹ پروفیسر سمیت ۲۱ اساتذہ کو اگلے عہدوں پر ترقی دینے کی سفارش کی ہے اور ۳ اساتذہ کو ریفریز رپورٹ کی بنیاد پر ترقی دینے سے انکار کردیا ہے، ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری کی 2002ء میں سنڈیکیٹ نے تنزلی کی بھی ہے تفصیلات کے مطابق ۲۸ اگست ۲۰۰۴ء کو جامعہ کراچی سنڈیکیٹ کے ریزولوشن نمبر ۲(A) کے تحت سلیکشن بورڈ ۱۹۹۹ء کے ''رفر بیک کیسز'' کے لئے ۳ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے کنوینر پروفیسر ڈاکٹر محمد فہیم الدین جبکہ ڈاکٹر رفیق عالم خان اور پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان ممبر ہیں، اس کمیٹی نے ۲۱ جولائی ۲۰۰۵ء کو وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی کو ۲۷ مختلف کیسوں پر مبنی اپنی جو رپورٹ بھجوائی ہے، اس میں اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری کا بھی نام شامل ہے جن کے لئے کہا گیا ہے کہ انہیں ڈاکٹر مولوی فضل کی طرح بحثیت پروفیسر دوبارہ تقرری دے دی جائے، اس حوالے سے ذرائع نے بتایا کہ ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری اور ڈاکٹر مولوی فضل کو ۱۹۹۸ء میں اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ کے ڈین پروفیسر ڈاکٹر اختر سعید صدیقی نے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے لئے نااہل قرار دے دیا تھا لیکن بعد میں آنے والے اور موجود ڈین پروفیسر ڈاکٹر عبد الرشید (واضح رہے ڈاکٹر عبد الرشید کے خلاف...... متعدد جعل سازیوں اور کرپشن کے الزامات کی تحقیقات ہو رہی ہیں کچھ پر فیصلے دیئے جا چکے ہیں) کی مہربانی سے مذکورہ دونوں افراد کو ۲۰۰۱ء میں سلیکشن بورڈ کی

سفارش پر پروفیسر بنا دیا گیا، بعدازاں دونوں افراد پر علمی مطبوعات میں سرقہ کا الزام لگایا گیا جبکہ ڈاکٹر نوری نے قومی شناختی کارڈ میں اپنی تاریخ پیدائش ۱۹۵۰ء کی جگہ ۱۹۵۶ء بھی کرائی جس کی قومی شناختی کارڈ آفس سے تصدیق ہوگئی، یاد رہے کہ ''نادرا'' کا قیام عمل میں آنے سے قبل کسی بھی ڈسٹرکٹ آفس کو قومی شناختی کارڈ میں درج عمر میں ۵ برس سے زائد کی تبدیلی کا اختیار نہ تھا بلکہ اس کے لئے اسلام آباد سے خصوصی اجازت لینی ضروری تھی، اس کے علاوہ ڈاکٹر نوری نے مولانا نعمانی کا مضمون حوالہ دیئے بغیر اپنے نام سے شائع کرایا اور سرقہ کے مرتکب ہوئے دونوں افراد پر سرقہ ثابت ہونے کے بعد ڈاکٹر مولوی فضل کو تحریری معافی پر ملازمت پر بحال کردیا گیا تھا، انہیں ریٹائرمنٹ کے بعد ۲ سالہ توسیع دی گئی جبکہ ڈاکٹر نوری نے معافی نامہ داخل کرنے سے انکار کردیا تھا لہٰذا ۱۹/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو سابق شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر ظفر سعید سیفی کی زیر صدارت ہونے والے سنڈیکیٹ کے اجلاس میں کئے گئے فیصلے کے مطابق ڈاکٹر جلال الدین نوری نے جامعہ کراچی کی ملازمت اختیار کرتے وقت جو اپنی تاریخ پیدائش درج کروائی تھی اسی کو ان کی اصل تاریخ پیدائش ۱۹۵۰ء تسلیم کیا جائے گا۔ انہوں نے اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی سے متعلق جو نیا شناختی کارڈ ۱۹۵۶ء فراہم کیا ہے اس پر انہیں شوکاز نوٹس جاری کیا جائے کہ اس غلط بیانی پر کیوں نہ ان کی ملازمت ختم کردی جائے، سنڈیکیٹ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر نوری کی پروفیسر کی اسامی سے تنزلی کرکے بحیثیت ایسوسی ایٹ پروفیسر تعینات کردیا جائے لیکن اب جامعہ کراچی کی مذکورہ ۳ رکنی نے اس شرط پر ڈاکٹر نوری کو پروفیسر کے عہدے پر ترقی دینے کی سفارش کی ہے کہ وہ ڈاکٹر مولوی فضل کی طرح تحریری معافی مانگیں، کمیٹی کی اس سفارش پر جامعہ کراچی کے سینئر اساتذہ نے نام شائع نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ اول تو علمی مطبوعات میں سرقہ کے مرتکب ڈاکٹر مولوی فضل کو معافی دینا غلط ہے اور اب ایک غلط روایت کو مثال بنا کر کسی کو بھی ترقی دی گئی تو یہ سنگین غلطی کے مترادف ہوگا، سنڈیکیٹ کے مذکورہ اجلاس میں شریک سندھ ہائی کورٹ کے جناب جسٹس شبیر احمد نے دوران اجلاس بتایا تھا کہ تاریخ پیدائش کے تعین کے لئے پہلا ثبوت تاریخ

پیدائش کا سٹیفکیٹ ہوتا ہے اس کے بعد میٹرک کا سٹیفکیٹ ہوتا ہے اور ان دونوں ثبوت کے نہ ہونے کی صورت میں امیدوار اپنی ملازمت میں جو تاریخ پیدائش پہلی مرتبہ ریکارڈ کرواتا ہے اسی کو اس کی درست تاریخ پیدائش تسلیم کیا جائے گا جبکہ ۲۱ جولائی ۲۰۰۵ء کو ۳ رکنی کمیٹی نے ڈاکٹر نوری سمیت جن امیدواروں کو ترقی دینے کی سفارش کی ہے ان میں اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ کے ایک اور امیدوار ڈاکٹر حسام الدین بھی شامل ہیں جنہیں پروفیسر کے عہدے پر ترقی دینے کے لئے ڈاکٹر فضل اور ڈاکٹر نوری کے حاصل کردہ نمبروں کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کے علاوہ جن ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو پروفیسر بنانے کی سفارش کی گئی ہے ان میں کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کے ڈاکٹر سید اظہر علی، ڈاکٹر دلشاد وقار، ڈاکٹر زاہدہ خالد میتھمیٹک ڈپارٹمنٹ کے ڈاکٹر عارف کمال، ڈاکٹر سرور جہاں زولوجی ڈپارٹمنٹ کی ڈاکٹر تسنیم ثاقب، جینٹک ڈپارٹمنٹ کی طلعت حیدر، اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ کے غلام مہدی، فزیالوجی ڈپارٹمنٹ کی فرحت زبیر، قمر امین اور پی اے آر سی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹر فہیم اللہ خان شامل ہیں، اس کے علاوہ ترقی پانے کے منتظر جن اسسٹنٹ پروفیسرز کو ایسوسی ایٹ پروفیسر بنانے کی سفارش کی گئی ہے ان میں ڈاکٹر ماجد اور شائستہ جبیں (کیمسٹری ڈپارٹمنٹ) رشید اور شمع حبیب (جنرل ہسٹری) ڈاکٹر عارف حسین (فزکس)، ڈاکٹر نعیم اے غنی اور محمد عتیق اللہ (ایم آر سی) اور ڈاکٹر ایم ظہیر خان (زولوجی) شامل ہیں جبکہ کمیٹی نے کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کی ڈاکٹر بشریٰ خان فزکس ڈپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ پروفیسر نصیر الدین اور بائیو کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کی ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ پروین کو اگلے عہدوں پر ترقی دینے سے انکار کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر محمد فہیم الدین، ڈاکٹر رفیق عالم اور پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان کی کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ فزیالوجی ڈپارٹمنٹ کی اسسٹنٹ پروفیسر رقیہ حسن اردو ڈپارٹمنٹ کی ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر مہ جبین زیدی اور اسلامک لرننگ ڈپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد کے کیسز سلیکشن بورڈ کو پیش کئے جائیں، ذرائع کے مطابق مذکورہ سفارشات ۳۰ جولائی ۲۰۰۵ء کو ہونے والے سنڈیکیٹ کے اجلاس میں پیش کر دی گئی

ہیں اور جسٹرار پروفیسر سکندر مہدی نے ۱۲/اگست کو صرف ڈاکٹر نوری کی ترقی کا خط جاری کردیا ہے باقی کیسز پر سنڈیکیٹ کے حتمی فیصلے کا انتظار ہے، مذکورہ رپورٹ کی تیاری کے دوران ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر انہیں یہ ثابت کردیا جائے کہ انہوں نے کون سی غلطی کی ہے تو وہ فوری طور پر معافی مانگنے کو تیار ہیں، تاریخ پیدائش کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ان کے پاس برتھ سرٹیفکیٹ نہیں ہے لیکن سروس رولز کے تحت قومی شناختی کارڈ کی بنیاد پر کسی کو ترقی سے محروم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مجھے کبھی نا اہل قرار نہیں دیا گیا آخر میں ڈاکٹر نوری نے کہا کہ علمی مطبوعات میں سرقہ کے حوالے سے میں نے آف دی ریکارڈ وضاحت سید یعقوب زیدی کو دی تھی لیکن وہ سب کچھ ریکارڈ پر لے آئے اور انہوں نے انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا ہے۔

امریکہ میں قطرینہ سیلاب کی تباہی اور امداد کی اپیل

امریکہ میں قطرینہ سیلاب کی تباہی کے نتیجہ میں ملک کی سب سے اہم بندرگاہ اور ۲۵ فیصد تیل فراہم کرنے کا مرکز تباہی سے دوچار ہے تباہی سے قبل نیواورلینز کے حوالہ سے فیڈرل ایمرجنسی مینجمنٹ نے یہ وارننگ دی تھی لیکن حکومت نے علاقہ کے تحفظ کے لئے مختص فنڈ عراق جنگ پر صرف کردیا اور یہاں مامور فوج کو عراق بھیج دیا تھا تباہی کے پانچ دن بعد عراق سے متعلقہ دستے پہنچے اور انہوں نے ایکشن لیا لیکن اس سے قبل زبردست لوٹا ماری سے مہذب ملک کا مہذب معاشرہ گذر چکا تھا۔

کویت نے قطرینا سیلاب کے لئے ۵۰۰ ملین ڈالر کی امداد کا اعلان کیا، دیگر عرب ممالک نے بھی امداد کی پیشکش کی۔ (جنگ کراچی ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء)

واضح رہے اس سے قبل امریکہ نے عالمی مدد کی اپیل کی تھی۔

چیف سیکرٹری کے خوش آئند عزائم

ملازمین کو ریٹائر ہونے کے اگلے دن سے فوائد دیئے جائیں، چیف سیکریٹری

اے جی سندھ کے دفاتر سے روابط کو فروغ دیا جائے، سیکرٹریز کو ہدایت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) چیف سیکریٹری سندھ فضل الرحمان نے صوبائی سیکرٹریز اور ماتحت اداروں کے سربراہوں پر زور دیا ہے کہ اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ملازمین ریٹائر ہونے کی تاریخ کے اگلے دن پنشن اور ریٹائرمنٹ سے متعلق جملہ سہولتوں سے مستفید ہوسکیں، اس سلسلے میں اکاؤنٹنٹ جنرل سندھ کے دفاتر سے روابط کو فروغ دیا جائے اور ملازم کے ریٹائرمنٹ سے ٦ ماہ قبل اس کی پنشن اور ریٹائرمنٹ کے کیس پر کام شروع کردیا جائے تاکہ جب وہ ریٹائر ہو تو اسے اپنی پنشن اور ریٹائرمنٹ سے متعلق دیگر مراعات کے حصول کے لئے دفاتر کے چکر کاٹنے کی تکالیف کا سامنا کئے بغیر مراعات ملنے لگیں۔ (جنگ، کراچی، ۲۳ر اگست ۲۰۰۵ء)

علم و قلم کی برکتیں

چیف ایڈیٹر نے جامعہ اُبی ہریرہ نوشہرہ کے مہتمم مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہٗ کی دعوت پر ان کے مدرسہ کا دورہ کیا اس موقع پر علماء و طلباء سے درج ذیل خطاب کیا۔

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کے حکم پر چند کلمات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں بھی ایک طالب علم ہی ہوں اور دورانِ سفر اپنے علم میں اضافہ اور استفادہ کی جستجو رہتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ سلسلہ جاری ہے، جس طرح آپ حضرات اس عظیم ادارے میں حصول علم کے لئے آئے ہیں، میں نے بھی کراچی کے ایک بہت معروف ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ (جو علامہ بنوریؒ کا جامعہ ہے) سے درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد یونیورسٹی میں پڑھا۔ ''علماءِ دیوبند کی قرآنی خدمات'' پر میں نے پی ایچ ڈی یعنی ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھا (یہ مقالہ ابھی تک شائع نہیں ہوا ہے)۔ میرا خصوصی موضوع ہمیشہ علماءِ حق اور ان کی خدمات رہی ہیں۔ ان کی خدمت میں حاضر ہونا، ان سے استفادہ کرنا یہ میرا طریقہ رہا ہے۔

آپ کے ہاں صوبہ سرحد میں بہت کم علماء ہیں، جو صاحب قلم بھی ہوں، صاحب لسان تو بہت سارے سرحد میں گذرے ہیں، لیکن صاحب قلم بہت کم ہیں اور جو صاحب قلم تھے، ان کی تصانیف بھی یا تو شائع ہی نہیں ہوئیں یونہی ضائع ہوگئیں یا مسودات کی شکل میں موجود ہیں۔آپ کے جامعہ سے بھی یقیناً بڑے جامعات صوبہ سرحد میں موجود ہوں گے، لیکن آپ کے جامعہ ابو ہریرہؓ کو ایک خصوصیت یہ حاصل ہے کہ یہ جامعہ سرحد میں تو یقیناً جانا پہچانا جاتا ہے۔ ہمارے سندھ اور ملک کے کونے کونے بلکہ بیرونِ ممالک میں بھی اس کو مکمل تعارف حاصل ہے۔

اور اس کے تعارف کا سبب دو چیزیں ہیں۔ ایک تو ماہنامہ رسالہ ''القاسم'' اور دوسرے مولانا عبد القیوم حقانی کی تصانیف۔ یہ دو امتیازی خصوصیات ہیں، جن کی وجہ سے جامعہ ابو ہریرہ کو پہچان و تعارف میں امتیازی مقام حاصل ہے۔ہم جب خود پڑھتے تھے، اس وقت تک تو مولانا حقانی صاحب کی دو چار تصانیف ہی منظر عام پر آئی تھیں، لیکن اس کے بعد ماشاء اللہ مولانا نے جتنا علمی کام کیا ہے، اب آپ کہیں چلے جائیں، کسی بھی مدرسہ، ضلع، صوبہ بلکہ کسی بھی ملک میں چلے جائیں اور وہاں علمی و دینی، مطالعاتی حلقے ہوں، تبلیغی اور دعوتی حلقے ہوں، مولانا حقانی کی آپ کو کوئی نہ کوئی کتاب وہاں ضرور مل جائے گی۔

مولانا نے بتایا کہ اس ادارہ کو قائم ہوئے ابھی چند سال ہی ہوئے ہیں، ماشاء اللہ چند سال میں جو مقبولیت اس کو حاصل ہوئی، یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں یہ ادارہ ملک کے معروف ترین اداروں میں شمار ہوگا اور طالب علم اپنی اس مادرِ علمی پر زندگی کے ہر شعبہ میں فخر کریں گے اور اپنے ادارہ سے نسبت کو فخریہ طور پر پیش کریں گے۔

دیکھئے! ہم بہت کچھ بولتے ہیں، سنتے ہیں، لیکن بولنے کی مدت اور عمر بہت مختصر ہوتی ہے۔آپ نے آج صبح ایک لیکچر دیا، ایک درس دیا، شام تک طالبعلموں سے بھول جاتا ہے یا اس میں سے کچھ حصہ ہی یاد رہتا ہے، لیکن قلم انسان کو ہمیشہ زندہ رکھتا ہے، جب تک وہ کتاب چھپتی رہتی ہے، مصنف زندہ رہتا ہے، مصنف کی عمر بیشک 50 سال ہو یا 60 سال

ہو۔ امام ابن تیمیہؒ آج بھی اپنی تصانیف کی وجہ سے زندہ ہیں، امام غزالیؒ آج بھی زندہ ہیں، جتنے بڑے بڑے لوگ ہیں، جن کی کتابوں سے ہم استفادہ کرتے ہیں، وہ آج بھی زندہ ہیں، ان کا جسم اگر چہ ہمارے درمیان موجود نہیں، لیکن ان کا علم اور فیض پھیل رہا ہے۔ ان کے علم اور قلم نے ان کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ میں آپ حضرات سے کیا خطاب کروں میں خود ایک طالب علم ہوں۔ ایک کالج میں پڑھاتا ہوں، اور یہی اپنا شغل ہے۔

آپ کو اللہ نے عظیم لائبریری دی ہے۔ القاسم اکیڈمی آپ کے سامنے ہے۔ مولانا حقانی کی صحبت وتلمذ آپ کو حاصل ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ آپ کو اللہ پاک علم وقلم کی عظیم رفعتوں سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

ایک روزہ ورکشاپ

فروری ۲۰۰۶ء کے آواخر میں ایم فل/ پی ایچ ڈی اسکالرز یا داخلے کے خواہش مند
اساتذہ کرام کے لئے ایک روزہ ورکشاپ کا اہتمام کیا جارہا ہے،
جو خواتین و حضرات اس میں دلچسپی رکھتے ہیں
وہ جلد از جلد چیف ایڈیٹر سے رابطہ کر کے اپنے ناموں کی رجسٹریشن کرالیں

خط و کتابت کے لئے رابطہ

آفس 162 سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن کراچی۔
فون: 6659703، موبائل: 0300-2664793
ای میل: www.drsalahuddinsani@yahoo.com

گوشۂ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل

رسالہ پر نقد و نظر / روداد و تاثرات

مرتب: پروفیسر حافظ حسن عامر

فہرست مضامین شمارہ نمبر ا جلد ا فروری تا جولائی ۲۰۰۵ (سیرت النبی ﷺ نمبر)

۱ نعت (صلاۃ وسلام) ۱

۲۔ فہرست ۵

۳۔ پیغامات ۷

۴۔ اداریہ (عہد حاضر اور ہم) ۱۵
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

گوشۂ اردو:

۵۔ دہشت گرد فسادی اور عدم برداشت کا علمبردار کون؟ ۲۱
مولانا محمد اسعد تھانوی

۶۔ عہد حاضر میں انتہاء پسندی کا رجحان اور اسکا خاتمہ، تعلیمات نبوی کی روشنی میں ۳۷
پروفیسر قاری بدرالدین

۷۔ روشن خیال، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل وضرورت ۶۹
مولانا سعید احمد صدیقی

۸۔ روشن خیالی واعتدال پسندی تعلیمات نبوی ا کی روشنی میں ۱۱۱
پروفیسر نسرین وسیم

۹۔ مذہبی انتہاء پسندی کا جائزہ، سیرت طیبہ ا کے آئینہ میں ۱۵۷
پروفیسر سید شعیب اختر

۱۰۔ آپ کا عطا کردہ روشن خیال اور اعتدال پسند معاشرہ ۱۷۹
پروفیسر مشتاق کلوٹا
۱۱۔ خلفاء راشدین کی مذہبی رواداری ۲۳۵
بشریٰ بیگ
۱۲۔ مغربی رواداری اور عراقی قیدی ۲۵۱
حافظ زاہد محمود
۱۳۔ پہلی سیرت انسائیکلوپیڈیا، سعودی عرب کی عظیم خدمت ۲۵۷
مفتی محمد نعیم
۱۴۔ گوشۂ تعارف وتبصرۂ کتب ۲۶۴
۱۵۔ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی مختصر تاریخ ۲۷۱
پروفیسر سرور حسین خان
۱۶۔ ریسرچ اسکالر سے درخواست، ۲۷۷
۱۷۔ گوشۂ علمی وتعلیمی خبریں ۲۸۴
۱۸۔ سیمینار (اصول تحقیق، تصنیف، تالیف، کالم نگاری، اہداف وطریقہ کار) ۲۸۹
پروفیسر عبدالحفیظ

گوشۂ عربی

۱۹۔ حُرية الإيمان والدين بين المذاهب و الحضارات والحلم الاسلامی ۲۹۱
الاساتذ الدکتور صلاح الدین ثانی
۲۰۔ الافراط والتفريط فی ضوء سيرة النبوية ﷺ، ۳۳۵
الاستاذ مولانا محمد عمار خان

گوشۂ سندھی

۲۱۔ محسن انسانيت جي مذهبي رواداري ۳۴۷
صبغت الله مهيسر
۲۲۔ اسلام رواداری جو علمبردار ۳۵۷
عبدالقادر چاچڑ

۲۳۔ تعارف جامعہ بنوریہ ۳۷۵

گوشۂ انگلش

24. God's Trust To Man & Prophet'sRole to its Fulfillment 1
A. K M. Moslem Ali

25. Islam, Enlightening The World 11
Professor Dr. Farhat Azim

26. Tolerance and Terrorism In the light of Holy Profit (P.B.U.H.) 19
Ghulam Abbass Jhatial.

27. Need To Eliminate the Tendency of Religious Extremism 33
Muhammad Bilal.

مولانا مشتاق احمد، شیخ الحدیث جامعہ عربیہ چنیوٹ

بخدمت گرامی قدر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی مدظلہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ ۔مزاج گرامی

آپ کا مرسلہ ششماہی رسالہ "علوم اسلامیہ" موصول ہوا، یادفرمائی ونوازش کا ازحد شکریہ یہ خط پریشان حالی ومنتشر خیالی کی کیفیت میں لکھ رہا ہوں، اسے وصولی کی رسید سمجھئے، ذہنی سکون حاصل ہونے پر اشاعت کے لئے الگ خط لکھوں گا، آپ سے یہ گزارش ہے کہ احقر کا ایڈریس اپنے پاس محفوظ فرمالیں اور آئندہ ہر شمارہ VP ارسال فرماتے رہیں، ایسے مفید رسالہ کا خریدار نہ بننا آپ کی حوصلہ شکنی کے مترادف ہے۔

ڈاکٹر ھمایوں عباس، شعبہ اسلامیات، جی سی یونیورسٹی لاہور

جناب پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی مدظلہٗ العالی!

السلام علیکم!

خوبصورت علمی تحقیقات، کا مرقع ''علوم اسلامیہ'' انٹرنیشنل دیکھا، تحقیقی روایات کو آگے بڑھانے پر آپ یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

تناظر میں عصری مسائل کی تفہیم یقیناً اس پر آشوب دور میں علمی جہاد ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر صاحب

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے بہت عمدہ تحقیقی رسالہ کا اجراء کیا ہے آپ کے نئے شمارہ کے لئے اپنا مضمون وکتابیں ارسال کررہاہوں۔

مضمون شائع کرکے اور تبصرہ فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔ اپنے رسالہ کی پانچ کاپیاں میرے پتہ پر ارسال کردیا کریں۔

نوٹ: ڈاکٹر صاحب نے فون کرکے مزید پانچ کاپیاں دوبارہ طلب فرمائیں اور احباب کو متوجہ فرمایا جس پر ہم سب آپ کے نہایت ممنون ہیں۔

مولانا محمود الرشید حدوٹی: ایڈیٹر ماہنامہ آب حیات،

پیش نظر میگزین ''علوم اسلامیہ'' اردو، عربی سندھی اور انگریزی چار زبانوں میں کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ محترم جناب ڈاکٹر پروفیسر صلاح الدین ثانی صاحب ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحقیق وجستجو کی عادت ودیعت ہوئی ہے، آپ اپنی تحقیقی شاہکار تحریروں پر کئی مرتبہ ایوارڈز حاصل کرچکے ہیں، علمی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ''علوم اسلامیہ'' ڈاکٹر ثانی کی متجسسانہ اور محققانہ طبیعت کا عکاس وغماز ہے، یہ پہلا شمارہ ہے، جس میں مختلف اقسام وانواع کے مضامین قاری کی علمی تشنگی بجھا رہے ہیں، عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ تحریریں شمارے کا طغرائے امتیاز ہے، دہشت گردی، روشن خیالی، انتہا پسندی اور رواداری جیسے اہم عنوانات پر اہل قلم نے سیر حاصل مواد پیش کیا

ہے، میگزین کے سرپرست معروف عالم دین مفتی محمد نعیم صاحب ہیں، جو از خود ایک ہفت روزہ اخبار اور بہت بڑے علمی مرکز کے سرپرست ہیں، مجلس ادارت میں ڈاکٹر محمود غازی، ڈاکٹر خالد علوی جیسی مقتدر شخصیات کا نام موجود ہے، ہماری نظر میں اورینٹل میگزین کے بعد یہ دوسرا میگزین ہے جسے چار زبانوں میں پیش کیا گیا، اور چاروں زبانوں کی مجلس ادارت مختلف اہل قلم، کہنہ مشق اور تجربہ کار شخصیات سے مزین ہے۔

پروفیسر حافظ یامین شاہ:

استنٹ پروفیسر لیاقت گورنمنٹ کالج ملیر کراچی

ڈاکٹر پروفیسر صلاح الدین ثانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب والا صفحہ ۱۸ اعندی قرآن پاک کی سورۃ طہٰ کی آیت سَنُعِیْدُ هَا سِیْرَتَهَ الْاُوْلٰی سے اگر استدلال کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ نیز حدیث پاک میں جو ارشاد ہے کَانَ خُلُقُہٗ خُلُقَ الْقُرْاٰن یہ بھی بہترین دلیل ہوسکتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن پاک کی عملی تفسیر ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مقصد میں نے ان دو آیتوں میں پایا ہے لِیُخْرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْر اور لِیُظْهِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ یعنی انسان کی ذات کو کفر سے نکال کر اسلام کی طرف لانا اور پھر اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا اور اس مثال سے بھی سیرت کا حق ادا ہوسکتا ہے۔

نیز آپ کے فرمان کے مطابق ما انا علیہ واصحابی بھی اس میں شامل ہیں جیسا کہ شاہ عبد العزیزؒ نے ارشاد فرمایا کیونکہ وہ سیرت طیبہ کے آزاد، ہوش و حواش، بہادر گواہی دینے والے ہیں انہوں نے اس بات کی تابعداری کی جس کو وہ حق سمجھتے تھے اور وہی اس کے محافظ بنے اور انہوں نے بھی اس سیرت طیبہ کو آگے بڑھایا، کیونکہ ان کے پاس اپنا تو کچھ تھا ہی نہیں جو کچھ ان کو ملا حضور کی سیرت متلو اور غیر متلو سے حاصل ہوا۔

پروفیسر ڈاکٹر ایچ رشید احمد قاضی:

چیئرمین شعبہ اسلامیات، ہمدرد یونیورسٹی، کراچی

اس انجمن کے ہزاروں شب و روز گمنامی میں گذرنے کے بعد پھر کچھ اصحابِ فکر و عمل ایک صبح نوطلوع کرنے میں کامیاب ہوگئے چنانچہ ان کے بھرپور علمی و عملی گوشوں کے نتائج بھی سامنے آئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہر پرخلوص سعی و کاوش کی نہ صرف قدر کرتے ہیں بلکہ انہیں فائدہ مند بنا کر دوسروں کی نفع رسائی کی خاطر قبول بھی کرلیتے ہیں، اس کی مثال پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانیؔ چیف ایڈیٹر اور ان کے احباب کی جملہ خدمات کے صلہ میں ششماہی علومِ اسلامیہ انٹرنیشنل کا ''سیرت النبی ﷺ نمبر'' کا اجراء ہے، یہ ضخیم مجلہ ۴۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

گنبد خضراء والے خوبصورت ٹائٹل نے اس کی شان کو چار چاند لگا دیئے ہیں کالج اساتذہ کی اس انجمن کی یہ اولین قابل ستائش مطبوعہ کاوش ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تقریباً چالیس سالہ پرانی بنیادوں پر قائم انجمن میں شامل اصحاب محبت خلوص اور خدمت کے سچے جذبوں کے ساتھ آگے بڑھیں کہ بے ثمر رہنے والے گذشتہ ماہ و سال کی کمی سرعت اور تندہی سے پوری ہو جائے۔

خوش قسمتی سے اس وقت اس انجمن کی باگ ڈور جن اساتذہ کے حصے میں آئی ہے یہ بہت باصلاحیت اور بہت کچھ کر گذرنے کا عزم رکھتے ہیں، ان کے روح رواں پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے جس تھوڑے سے وقت میں اس بڑے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس انداز سے محنت و کوشش کی ہے، بلاشبہ یہ انہی کا حصہ ہے، اصحاب فکر کو یکجا کر کے ایک بڑے کام کے لئے تیار کرنا انہیں خوب آتا ہے۔

اس شمارے میں ۲۲ اہم موضوعات پر مقالے پیش کئے گئے ہیں، سب سے زیادہ

یعنی ۱۴ مضامین اردو زبان میں تخلیق کیے ہیں، انگریزی زبان میں ۴ سندھی اور عربی میں ۲،۲ مضامین ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں، اس گلدستہ میں تمام مضامین ملکی اور بین الاقوامی حالات کے حوالے سے بہت اہمیت کے حامل ہیں، اس سب کے باوجود

اس مجلّہ کو اپنی فکر و نظر کے اظہار کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معیاری علمی اور تحقیقی مضامین تخلیق کر کے علمی حلقوں میں خصوصی طور پر مثالی شعور و آگہی کو فروغ دیں تا کہ صحیح معنوں میں اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ ملک و ملت کا ترجمان ثابت ہو، اس سے علوم اسلامیہ کے استاذہ میں اپنی حقیقی ذمہ داریوں کا احساس بھی پیدا ہوگا اور انہیں آگے بڑھ کر کام کرنے کا موقع بھی ملے گا، اس سے نہ صرف ان کے وقار میں اضافہ ہوگا بلکہ اس طرح انجمن کو اپنے نیک مقاصد میں کامیابی بھی ہوگی اس عظیم خدمت پر میں تنظیم کے جملہ عہدیداران اور پوری اساتذہ برادری کو مبارک باد کا مستحق سمجھتا ہوں۔

پروفیسر عبد المبین:

ایڈیٹر ماہنامہ ''ترجمان'' سندھ پروفیسرز لیکچررز ایسوسی ایشن،

علوم اسلامیہ، اسلامی موضوعات پر ایک تحقیقی مجلّہ

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز اسلامیات کے اساتذہ کی ایک نمائندہ تنظیم ہے جس کی بنیاد ۱۹۷۳ء میں رکھی گئی اور تب سے یہ تنظیم کراچی کے کالجوں میں اسلامیات کی درس و تدریس میں بہتری کے لئے کوشاں ہے۔ ۴ مئی ۲۰۰۵ء کو انجمن نے جناح یونیورسٹی برائے خواتین کے آڈیٹوریم میں صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا اہتمام کیا، جس میں حیات طیبہ ﷺ کے تناظر میں عصر جدید کے اہم پہلوؤں پر علمائے کرام، پروفیسرز اور محققین نے تحقیقی مقالات پیش کیے، اس موقع پر ایک ششماہی مجلّہ کا اجراء بھی کیا گیا، جس کے سرپرست مفتی محمد نعیم اور چیف اڈیٹر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ہیں، یہ مجلّہ جس کا نام ''علوم اسلامیہ'' ہے کئی حوالوں سے ایک منفرد درجہ کا حامل ہے، اس مجلّہ کو چار زبانوں میں

ترتیب دیا گیا ہے، اردو، عربی، سندھی اور انگریزی، افکار دین کو بیک وقت مختلف زبانوں کے سہارے اجاگر کرنے کا یہ انداز ''علوم اسلامیہ'' کا ایک امتیازی پہلو ہے اس طرح مختلف زبانوں میں اظہار رائے کے لئے ایک مستند فورم اساتذہ اور دیگر قلم کاروں کو حاصل ہوگا، جہاں وہ اپنے تحقیقی مقالات پیش کرسکیں گے۔

زیرنظر شمارے میں ۲۵ مقالات اردو مس ے ۵ مقالات انگریزی میں ۵ عربی میں اور ۵ سندھی میں تحریر کئے گئے ہیں، جن موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے، وہ چونکا دینے والے اور عصر حاضر میں سوال بن کر ذہنوں میں جاگنے والے ہیں، مثلاً ایک مقالے کا عنوان ہے ''دہشت گرد، فسادی اور عدم برداشت کا علمبردار کون؟'' جسے تحریر کیا ہے ممتاز عالم دین مولانا محمد اسعد تھانوی نے اسی طرح پروفیسر ڈاکٹر وسیم الدین، وفاقی اردو یونیورسٹی کا مقالہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خارجہ تعلقات سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں'' پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد کا مقالہ ''اعتدال پسندی اور روشن خیالی اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں'' پروفیسر جمیلہ خانم کا مقالہ ''جہاد تعلیمات نبویہ ﷺ کی روشنی میں، مولانا سعید احمد صدیقی کا مقالہ ''روشن خیال اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل وضرورت'' اور پروفیسر قاری بدرالدین کا مقالہ ''عصر حاضر میں انتہا پسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ تعلیمات نبویہ ﷺ کی روشنی میں''۔ انگریزی، عربی اور سندھی حصے میں شامل مقالات بھی اپنے موضوعات کے حوالے سے عصر حاضر کی ترجمانی کرتے ہیں، رسول کریم ﷺ کی حیات طیبہ ﷺ قرآن کی تفسیر پیش کرتی ہے آپ ﷺ نے قرآن میں پیش کئے گئے احکامات الٰہی کو اپنی ذات بابرکات کا حصہ بنا کر انسان کامل اور برگزیدہ ترین ہستی ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے، سیرت نبوی پر لاکھوں کتابیں اور مقالات لکھے جاچکے ہیں، لیکن ہمیشہ ایک تشنگی کا احساس رہتا ہے، کیوں کہ رسول کریم ﷺ حیات مبارکہ کے اتنے روشن پہلو ہیں اتنے زاوئے ہیں کہ دنیا کی تمام روشنائی ختم ہوسکتی ہے لیکن ان پر اظہار اخیال کی تشنگی ہمیشہ باقی رہے گی۔ ''علوم اسلامیہ'' میں سیرت طیبہ ﷺ کے جو رخ پیش کئے گئے ہیں ان میں ہمہ گیریت بھی ہے اور ندرت بھی گہرائی بھی ہے اور تازگی بھی دراصل یہ مقالات اساتذہ اور علماء کی تحقیقی جستجو

کا نچوڑ ہیں جس کا عکس لفظ لفظ میں جھلک رہا ہے، اکیسویں صدی کے آغام میں مسلمانان عالم کو ایک نئے مسئلہ کا سامنا ہے۔ انہیں بنیاد پرست، فسادی اور دہشت گرد ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوڑی کا زور لگایا جارہا ہے، اس پس منظر میں ''علوم اسلامیہ'' میں شامل کئی تحقیقی مقالات قرآن وسنت کی روشنی میں حالات امروز کا باریک بیٹی سے تجزیہ پیش کرتے ہیں، مثلاً مولانا محمد اسعد تھانوی اپنے مقالے فاسدی اور عدم برداشت کا علمبردار کون میں انتہا پسندی اور اعتدال پسندی کے بارے میں لکھے ہے کہ ''کسی کام کو قواعد وضوابط کے مطابق انجام دینا اعتدال کہلاتا ہے اور ان قواعد وضوابط میں کمی بیشی کرنا افراط وتفریط قرار دیا جاتا ہے، اہل کتاب اپنے عقائد اور رویوں میں اعتدال کی راہ سے ہٹے ہوئے تھے اس لئے قرآن نے ان کے روئے کو انتہا پسندی سے تعبیر کیا (ترجمہ) ''اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو (انتہا پسندی) نہ کرو اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو''

پروفیسر قاری بدرالدین کا مقالہ ''عہد حاضر میں انتہا پسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ تعلیمات نبوی کی روشنی میں'' اپنے بیان اور مفاہیم کے حوالے سے ایک عمدہ تحریر ہے، آپ نے تفصیل کے ساتھ ان تمام عوامل پر روشنی ڈالی ہے جو ہمارے ملک میں انتہا پسندی کا سبب بنے ہیں، جس کے نتیجے میں ''بسا اوقات پورے ملک وقوم اور سارے انسانی معاشرے کو مصائب و آلام سے دو چار ہونا پڑتا ہے، انتہا پسندی کے بھیانک نتائج جو لوگوں کو بھگتنے پڑے ان سے انسانی تاریخ بھری پڑی ہے'' پروفیسر قاری بدرالدین نے حیات طیبہ ﷺ کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ انتہا پسندی یا شدت پسندی رسول کریم ﷺ نے ہمیشہ ناپسند کیا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ حیات نبوی عفو و درگزر اور حسن سلوک کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے، ان کی قائدانہ بصیرت اور سیاسی حکمت میں انتہا پسندی کا شائبہ بھی نہیں ہے، حدیث مبارکہ ہے کہ ''جو ہم پہ اسلحہ اٹھائے وہ ہم سے نہیں'' اس کے باوجود دوسروں پر اسلحہ سے حملہ آور ہونا انتہا پسندی کی ایک صورت ہے۔

اسلام ہر دور کے لئے ایک مکمل اور جامع دین ہے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے، قرآن ہر مسئلہ کا حل پیش کرتا ہے، نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ ﷺ ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لئے رہنما اصول اور حکمت عملی پیش کرتی ہے۔ اس حوالے سے مولانا سعید احمد صدیقی کا مقالہ ''عصر حاضر کے تقاضے اور ایک روشن خیا، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل وضرورت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں'' فکر انگیز بھی ہے اور تفسیر دین کا خوبصورت مرقعہ بھی ہے، مقالے میں قرآن وسنت کی روشنی میں روشن خیال معاشرے کی تشکیل کے لئے تجاویز واقدامات تجویز کئے گئے ہیں جن پر عمل درآمد سے معاشرے میں امن کا قیام، مملکت کا استحکام، تحمل و برداشت، عفو درگزر، علم، بردباری اور رواداری کو فروغ حاصل ہوسکتا ہے۔

پروفیسر نسرین وسیم نے اپنے مقالے میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے مفہوم کو رسول کریم صلی اللہ علہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے اخلاق کو اعتدال پسندی کا محور قرار دیا ہے، اعتدال پسندی کی اہمیت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ یہ نبوت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے پروفیسر سید شعیب اختر نے اپنے مقالے میں مذہب میں انتہا پسندی کے تصوارت پیدا ہونے کے اسباب پر روشنی ڈالی ہے، پروفیسر مشتاق کلوٹا نے مذاہب عالم میں انہا پسندانہ نظریات کے فروغ کا ایک تاریخی جائزہ پیش کیا ہے اور پھر طلوع اسلام کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ اعتدال پسند معاشرے کے خدوخال کو بے حد نفاست سے پیش کیا ہے۔

''علوم اسلامیہ'' میں شامل ہر مقالہ نگینہ کی مانند چمک دمک کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے، پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس قدر جامع، پرمغز، سلیس وبلیغ، فکر انگیز، ہمہ گیریت سے آراستہ، موضوعات کے بے شمار رنگوں سے سجا ہوا رسالہ جاری کیا، جو اساتذہ میں تصنیف وتالیف وتحقیق کو فروغ دینے کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہوگا، رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس کار خیر کی موصوف اور ان کی ٹیم کی مدد فرمائے۔ آمین

گوشۂ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی مختصر تاریخ

مرتب: پروفیسر سرور حسین خان

۱۔ اکتوبر 1962 میں کالجز میں اسلامیات کی تعلیم میں بہتری لانے کے لئے اردو کالج میں 15 اساتذہ جمع ہوئے جنہوں نے کونسل قائم کرکے پروفیسر محمود حسین صدیقی کو کنوینر مقرر کیا اور آئین کی تشکیل کے لئے پروفیسر یحییٰ ندوی اور پروفیسر اکبر حسینی کو کنوینر کا معاون مقرر کیا گیا۔

۲۔ 1968 میں ایس ایم کالج میں آئین کے بنیادی نکات پر اتفاق ہوا،

۳۔ 1973ء میں سٹی کالج میں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی تشکیل عمل میں آئی جس کے سلیکشن کے ذریعے پہلے صدر پروفیسر دلدار علی غازی اور جنرل سیکریٹری پروفیسر محمد نسیم عثمانی مقرر ہوئے۔

۴۔ 1976ء میں پہلے انتخابات ہوئے اور مولانا پروفیسر محمد سلیمان بوگھیو مرحوم صدر جبکہ جنرل سیکریٹری پروفیسر محترمہ قمر آستان و دیگر عہدیداران منتخب ہوئے۔

۵۔ 1983 کے دوسرے انتخابات میں محترمہ پروفیسر حمیدہ اعجاز صاحبہ صدر اور پروفیسر سلطان محمد قریشی جنرل سیکریٹری و دیگر عہدیداران منتخب ہوئے۔

۶۔ 1984 کے تیسرے انتخابات میں پروفیسر محمد سعید اختر صاحب صدر اور پرفیسر امام الدین بلوچ صاحب جنرل سیکریٹری و دیگر عہدہ داران منتخب ہوئے۔

۷۔ 1985 میں انجمن باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئی۔ اور آئین میں تبدیلیاں ہوئیں رجسٹریشن میں پرفیسر ریاض الدین ربانی صاحب نے خصوصی تعاون فرمایا۔

۸۔ 1986 کے چوتھے انتخابات میں پروفیسر مولانا محمود حسین صدیقی صاحب صدر پروفیسر محمد صدیق مغل جنرل سیکریٹری و دیگر عہدیداران منتخب ہوئے۔

۹۔ 31 دسمبر ۱۹۸۷ء میں انجمن کا پہلا باقاعدہ مذاکرہ بعنوان ''ملی یکجہتی'' بمقام اسلامیہ کالج عسکری ہال زیر صدارت وائس چانسلر پروفیسر منظور الدین احمد منعقد ہوا مہمان خصوصی محمد شفیع اسٹیل والا تھے مذاکرہ میں ایک تحریری مقالہ پیش کیا گیا جب کہ تین مقررین نے زبانی خطاب کیا۔

۱۰۔ 1988ء کے پانچویں انتخابات میں پروفیسر سلطان محمد قریشی صدر اور پروفیسر ریاض الدین ربانی جنرل سیکریٹری ودیگر عہدیداران منتخب ہوئے۔

۱۱۔ مارچ 1991ء میں پروفیسر محمد صدیق مغل نے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالج کی پہلی ڈائریکٹری مرتب کر کے شائع کی جس میں انجمن کی تاریخ اور یکم جنوری 1990 تک کے اساتذہ کی سنیارٹی لسٹ اور فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز جامعہ کراچی کے غیر شرعی وغیرہ منصفانہ امور کو تحریری شکل میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۲۔ 2001ء کے چھٹے انتخابات میں پروفیسر عبدالحفیظ صاحب صدر، پروفیسر شہزاد خان صاحب جنرل سیکریٹری ودیگر عہدیدران منتخب کئے۔

۱۳۔ 2001ء اور 2003ء کے متنازعہ انتخابات ہوئے جس میں اساتذہ کی معقول تعداد نے بائیکاٹ کیا لیکن اس پیریڈ کا ریکارڈ 2004ء میں منتخب ہونے والے نئے عہدیداران کے حوالے نہیں کیا گیا (جس کی زبانی وتحریری درخواست کی گئی تھی) لہٰذا اس عرصہ کا ریکارڈ پیش کرنے سے معذور رہیں۔

انتخابات 2004-05 اور تربیتی نشست

رپورٹ: پروفیسر شائستہ سلطانہ

اگست 2004ء میں نویں انتخابات ہوئے جس میں حافظ نظر محمد صدر، پروفیسر سرور حسنین خان جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے،

14 اکتوبر 2004ء کو حلف برداری کی تقریب بمقام جناح کالج ناظم آباد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا اسعد تھانوی نے کی اور کلیدی خطاب کیا مہمان خصوصی پروفیسر کفیل زادہ (سابق پرنسپل جناح کالج) تھے پروفیسر سعید اختر صاحب (پرنسپل جناح کالج) پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب (سابق پرنسپل پریمئر کالج) پروفیسر نفیسہ قدوائی صاحبہ (پرنسپل شہید ملت پوسٹ گریجویٹ گورنمنٹ کالج) نے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کی تاریخ بیان کی پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے، عہدیداران، اراکین مجلس عاملہ واعزازی ممبران سے مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب اور پروفیسر کفیل زادہ صاحب نے حلف لیا پھر تمام شرکاء لنچ میں شریک ہوئے۔

جملہ اراکین وممبران انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی، سندھ

عہدیداران	اراکین مجلس عاملہ	اعزازی ممبران
پروفیسر حافظ نظر محمد کلہوڑو صاحب (صدر)	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	پروفیسر ڈاکٹر عبدالشہید صاحب (جامعہ کراچی)
پروفیسر مولانا محمد صالح صاحب (نائب صدر)	پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب (پرنسل پریمئر گورنمنٹ ڈگری کالج)	پروفیسر ڈاکٹر وسیم الدین صاحب (وفاقی اردو یونیورسٹی
پروفیسر نسرین وسیم صاحب (خاتون نائب صدر)	پروفیسر نفیسہ قدوائی صاحبہ (پرنسپل پوسٹ گریجویٹ لیاقت گورنمنٹ کالج)	ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب بھٹو (سندھ یونیورسٹی)

پروفیسر سرور حسین خان صاحب
(جنرل سیکریٹری)

پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا صاحب
(جوائنٹ سیکریٹری)

پروفیسر پروین جہانگیر صاحب
(خاتون جوائنٹ سیکریٹری)

پروفیسر مولانا مطیع اللہ سہارن
(خزانچی)

پروفیسر مولانا محمد عمار خان صاحب
(ممبر)

پروفیسر حافظ حسن عامر صاحب
(ممبر)

پروفیسر سعید اختر صاحب (پرنسپل
جناح گورنمنٹ کالج)

پروفیسر نسیم شیخ صاحب
(پرنسپل ایس ایم آرٹس کامرس کالج)

پروفیسر بلقیس اختر صاحب
(پرنسپل اورنگی کرلز کالج)

پروفیسر ڈاکٹر اشرف سموں صاحب

پروفیسر مولانا حافظ خالد حسین صاحب

پروفیسر عبدالحفیظ صاحب

پروفیسر حافظ ثناء اللہ صاحب

پروفیسر ڈاکٹر سعید آرائیں صاحب

پروفیسر ڈاکٹر حافظ ضیاء الدین صاحب

پروفیسر ریحانہ شہزاد صاحب

پروفیسر صبغت اللہ صاحب

پروفیسر عزیز احمد صاحب

پروفیسر مسز طلحہ عمر صاحبہ

پروفیسر سطوت جہاں صاحب

پروفیسر ڈاکٹر اسرار علی کلھوڑو
(شاہ عبداللطیف یونیورسٹی)

سیمینار 15 / جنوری 2005ء

بعنوان: اصول تحقیق، تصنیف، تالیف، کالم نگاری، اہداف وطریقہ کار

رپورٹ: پروفیسر عبدالحفیظ

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کے زیر اہتمام بعنوان ''اصول تحقیق، تصنیف، تالیف، کالم نگاری کے اہداف وطریقہ کار'' پر 15 جنوری 2005ء بمقام سیمینار ہال جناح گورنمنٹ کالج ناظم آباد صبح 11 تا 3 بجے منعقد ہوا، چیف آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب تھے، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض پروفیسر عبدالحفیظ نے انجام دیئے، اس ایک روزہ سیمینار کی دو نشستیں تھیں، پہلی نشست پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوئی اس کے مہمان خصوصی جناب محمد ادریس صدیقی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی متحدہ قومی موومنٹ تھے دوسری نشست بریگیڈیئر ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوئی اس کے مہمان خصوصی مولانا عمر صادق صاحب پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل سندھ اسمبلی تھے۔

مقالات کے عنوانات:

۱۔ موضوع کے انتخاب سے تھیس کی تدوین تک (بنیادی اصول وطریقہ کار)
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

۲۔ اساتذہ کرام کے لئے رہنما اصول/ بریگیڈیئر ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

۳۔ کالم نگاری کے اہداف وطریقہ کار/ مولانا مسعود باللہ المعروف ابن الحسن عباسی

۴۔ مخطوطات کی ایڈیٹنگ کے بنیادی اصول/ پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب

۵۔ نصابی کتب کی تالیف کے اہداف وطریقہ کار/ پروفیسر سردر حسین خان

۶۔ پروف ریڈنگ کے اصول/ ڈاکٹر حافظ ضیاء الدین

۷۔ اصول تدریس وعلوم جدیدہ/ پروفیسر سید ریاض احسن صاحب

اس کانفرنس کی خبریں درج ذیل اخبارات و جرائد میں شائع ہوئیں۔

☆ روزنامہ اسلام، کراچی ۱۸ر جنوری ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ جسارت کراچی، ۱۷ر جنوری ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ نوائے وقت، کراچی، ۱۸ر جنوری ۲۰۰۵ء

☆ ہفت روزہ اخبار المدارس، کراچی، ۱۰۔۶ فروری ۲۰۰۵ء

☆ ماہنامہ ترجمان (سندھ پروفیسر لیکچررز ایسوسی ایشن) فروری ۲۰۰۵ء

صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس 2005ء

رپورٹ: پروفیسر ثریا قمر☆
پروفیسر محمد بلال☆☆

۴ مئی ۲۰۰۵ء بروز بدھ مطابق ۲۴ر ربیع الاول ۱۴۲۶ھ ایک روزہ صوبائی سیرت النبی کانفرنس کا بمقام جناح یونیورسٹی برائے خواتین کراچی انعقاد کیا گیا (صبح گیارہ تا شام سات بجے)

انجمن کی اس سالانہ تقریب کے چیف آرگنائزر **پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی** صاحب تھے کانفرنس کے تین سیشن تھے پہلے سیشن کے مہمان خصوصی صوبائی وزیر کھیل جناب **قمر منصور** صاحب اور صدر جلسہ **پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ہاشمی** صاحب وائس چانسلر جناح یونیورسٹی اور بریگیڈیئر ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب تھے دوسرے سیشن کے مہمان خصوصی **پروفیسر اے کے شمس** صاحب سابق ممبر قومی اسمبلی اور صدر جلسہ **مولانا فیض اللہ آزاد** صاحب تھے، تیسرے نشست کے مہمان خصوصی کراچی سٹی ڈسٹرکٹ کے ناظم اعلیٰ جناب **نعمت اللہ خان ایڈوکیٹ** صاحب اور صدر جلسہ **مولانا محمد عمر صادق** صاحب ممبر صوبائی اسمبلی و پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل تھے۔

☆ جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی، ☆☆ این ای ڈی یونیورسٹی، کراچی

اسٹیج سیکریٹری کے فرائض پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ اور پروفیسر ثریا قمر صاحبہ نے انجام دیئے، کانفرنس میں پورے سندھ سے ڈاکٹرز، پروفیسرز علماء کرام اور ریسرچ اسکالرز نے اردو، عربی، انگریزی اور سندھی میں مختلف موضوعات پر سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ۳۹ مقالات پیش کیے گئے۔

☆ کانفرنس کے مقالہ نگار مندوبین کو ہینڈ بیگ، سوینیئر اور مجلّہ ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کی کاپیاں پیش کی گئیں۔

☆ کانفرنس میں ۱۳۶ ایوارڈز تقسیم کیے گئے ہیں۔

الف: یادگاری ایوارڈز، ب: حسن کارکردگی ایوارڈز، ج: سیرت نگاری ایوارڈز

☆ کانفرنس میں صوبائی وزیر جناب قمر منصور صاحب نے مجلّہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا افتتاح کیا۔

☆ اسی موقع پر انجمن کی ویب سائٹ **www.auicks.org** کا صوبائی وزیر نے افتتاح فرمایا، واضح رہے مجلّہ علوم اسلامیہ ویب سائٹ پر بھی جاری کیا جاتا ہے جہاں سے اس کا مفت مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

☆ کانفرنس کے تمام شرکاء کے لئے دوپہر کے کھانے اور شام کے ناشتہ کا انتظام کیا گیا۔

صوبائی سیرت کانفرنس اور مجلّہ علوم اسلامیہ کے لئے درج ذیل شخصیات نے اپنے پیغامات ارسال کیے جنہیں شرکاء کانفرنس کو پیش کیا گیا۔

جناب محمد میاں سومرو صاحب، چیئرمین سینٹ آف پاکستان

محترمہ ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو صاحبہ، صوبائی وزیر تعلیم صوبہ سندھ

جناب محمد ہاشم لغاری صاحب، سیکریٹری تعلیم صوبہ سندھ

جناب نعمت اللہ خان ایڈوکیٹ صاحب، سٹی ناظم کراچی،

جناب پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم صاحب، وائس چانسلر جامعہ کراچی

جناب پروفیسر مظہر الحق صدیقی صاحب وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی جامشورہ

جناب پروفیسر عبدالکلام صاحب، وائس چانسلر این ای ڈی یونیورسٹی کراچی

محترمہ پروفیسر سیما مغل صاحبہ، وائس چانسلر گرینچ یونیورسٹی کراچی،
جناب پروفیسر محمد رئیس علوی صاحب، ای ڈی او ایجوکیشن کالجز
جناب پروفیسر محمد اصغر خان صاحب، ڈی او کالجز کراچی
جناب پروفیسر ریاض احسن صاحب، صدر سپلا،
جناب ڈاکٹر شبیر احمد صاحب آسٹریلیا،
جناب مولانا ارشاد الحق تھانوی صاحب، چیئر مین زکوٰۃ کمیٹی کراچی سٹی
جناب عبدالرحمٰن سلفی صاحب،
جناب پروفیسر اے کے شمس صاحب
جناب ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب
جناب پروفیسر حافظ محمود حسین صاحب
جناب عبدالعزیز عرفی صاحب

درج ذیل اخبارات نے سیرت کانفرنس کی تفصیلی خبریں شائع کیں

☆ روزنامہ ایکسپریس، کراچی ۴رمئی ۲۰۰۵ء،
☆ روزنامہ اسلام، کراچی ۴رمئی ۲۰۰۵ء
☆ روزنامہ خبریں، کراچی، ۴رمئی ۲۰۰۵ء
☆ ہفت روزہ اخبار المدارس، کراچی، ۱۷رمئی ۲۰۰۵ء
☆ ماہنامہ ترجمان، کراچی، رمئی ۲۰۰۵ء (سندھ پروفیسرز لیکچررز ایسوسی ایشن کا ترجمان)
☆ روزنامہ دی نیوز (انگریزی)، کراچی، ۹رمئی ۲۰۰۵ء
☆ روزنامہ انتخاب، کراچی، ۷رمئی ۲۰۰۵ء
☆ روزنامہ آغاز، کراچی، ۵رمئی ۲۰۰۵ء
☆ روزنامہ دی ایوننگ نیوز (انگریزی)، کراچی ۵رمئی ۲۰۰۵ء
☆ ڈیلی نیوز (انگریزی)، کراچی، ۵رمئی ۲۰۰۵ء،
☆ روزنامہ نوائے وقت، کراچی، ۶رمئی ۲۰۰۵ء،
☆ روزنامہ اسلام، کراچی، ۵رمئی ۲۰۰۵ء

☆ ڈیلی ڈان (انگریزی)، کراچی، ۵ر مئی ۲۰۰۵ء

☆ دی نیوز (انگریزی)، کراچی، ۹ر مئی ۲۰۰۵ء،

☆ روزنامہ خبریں، کراچی، ۶ر مئی ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ، اسلام، کراچی، ۶ر مئی ۲۰۰۵ء

☆ ہفت روزہ اخبار المدارس، کراچی، ۲۶ر مئی ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ جنگ، کراچی، ۲۲ر مئی ۲۰۰۵ء

فہرست ایوارڈ یافتگان 2005ء

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام سالانہ تقریب صوبائی سیرت النبی ﷺ کے ایوارڈ یافتگان کی فہرست (۴ر مئی ۲۰۰۵ء بمقام جناح یونیورسٹی برائے خواتین کراچی)

یادگاری ایوارڈ:

۱۔ عزت مآب جناب ڈاکٹر ارباب غلام رحیم، وزیر اعلیٰ سندھ

۲۔ عزت مآب جناب ڈاکٹر عامر لیاقت حسین، وفاقی وزیر مملکت مذہبی امور

۳۔ عزت مآب جناب قمر منصور صاحب، صوبائی وزیر کھیل وامور نوجوانان (صوبہ سندھ)

۴۔ عزت مآب جناب محمد ہاشم لغاری، سیکریٹری ایجوکیشن سندھ

۵۔ عزت مآب جناب ڈاکٹر اقبال محسن، وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی

۶۔ عزت مآب جناب ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی، وائس چانسلر جامعہ کراچی

۷۔ عزت مآب جناب پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ہاشمی، وائس چانسلر جناح یونیورسٹی برائے خواتین

۸۔ عزت مآب محترمہ پروفیسر سیما مغل، وائس چانسلر گرینچ یونیورسٹی کراچی،

۹۔ عزت مآب پروفیسر مولانا محمد اسعد تھانوی

۱۰۔ عزت مآب جناب مولانا محمد عمر صادق، پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل

۱۱۔ عزت مآب پروفیسر مولانا شیخ حافظ محمد سلفی، چانسلر جامعہ ستاریہ اسلامیہ

۱۲۔ عزت مآب جناب نعمت اللہ خان ایڈوکیٹ صاحب، سٹی ناظم کراچی،

۱۳۔ عزت مآب پروفیسر سید ریاض احسن، صدر ایس پی ایل اے

۱۴۔ عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر، چیئرپرسن اسلامک ہسٹری ڈپارٹمنٹ جامعہ کراچی

۱۵۔ عزت مآب انجینئر عشرت انوار صدیقی

۱۶۔ عزت مآب Q.TV انتظامیہ

ایوارڈ برائے حسن کارکردگی:

۱۔ مولانا مفتی محمد نعیم
۲۔ پروفیسر مولانا محمد صالح (مرحوم)
۳۔ پروفیسر ریاض الدین ربانی
۴۔ پروفیسر بلقیس اختر
۵۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
۶۔ پروفیسر لعل احمد تھیم
۷۔ پروفیسر سرور حسین خاں
۸۔ پروفیسر عبدالحفیظ
۹۔ نعمان بن نورالاسلام

ایوارڈ برائے سیرت نگاری:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر مولانا اکرام الحق الازہری
۲۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
۳۔ پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم
۴۔ بشریٰ بیگ
۵۔ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا
۶۔ پروفیسر نسرین وسیم
۷۔ پروفیسر مولانا بدرالدین
۸۔ عبدالرحمٰن ہنگورہ
۹۔ مولانا سعید احمد صدیقی

۱۰۔ پروفیسر سید شعیب اختر

کانفرنس میں پیش کردہ مقالات

فہرست تحقیقی مقالات، اردو

☆ مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب، مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر

عنوان: دہشت گرد، فسادی اور عدم برداشت کا علمبردار کون؟

☆ پروفیسر ڈاکٹر بریگیڈیئر فیوض الرحمن صاحب، ڈائریکٹر ہیلتھ افیئرز وایجوکیشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی

عنوان: آنحضرت ﷺ بحیثیت معلم ومربی

☆ مفتی محمد نعیم صاحب، چانسلر جامعہ بنوریہ انٹرنیشنل سائٹ کراچی

عنوان: حب رسالت کے تقاضے سیرت طیبہ ﷺ کی آئینہ میں

☆ پروفیسر مولانا محمود حسین صدیقی صاحب، چیئرمین سیرت چیئر جامعہ کراچی

عنوان: سیرت طیبہ ﷺ کے امتیازی پہلو

☆ پروفیسر ڈاکٹر وسیم الدین صاحب، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی،

عنوان آنحضرت ﷺ کے خارجہ تعلقات سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

☆ پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی صاحب، ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ گرینچ یونیورسٹی کراچی

عنوان: تصور انسانیت سیرت رسول اکرم ﷺ کی روشنی میں

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالشہید صاحب، ممبر BASR جامعہ کراچی وسابق ڈائریکٹر شیخ زید سینٹر وچیئرمین شعبہ عربی،

عنوان: مکاتیب نبوی ﷺ اور تبلیغ دین

☆ شیخ الحدیث مفتی فیض اللہ آزاد صاحب، مہتمم جامعہ دار العلوم حنفیہ للبنین والبنات، اورنگی ٹاؤن

عنوان: اخلاق حسنہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں (تقابلی مطالعہ)

☆ پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب، پرنسپل ماڈل دینی مدرسہ وفاقی وزارت مذہبی امور

عنوان: اعتدال پسندی اور روشن خیالی اُسوۂ نبوی ﷺ کی روشنی میں

☆ پروفیسر جمیلہ خانم صاحب، ڈین آرٹس فیکلٹی جناح یونیورسٹی برائے خواتین کراچی

عنوان: جہاد تعلیمات نبویہ ﷺ کی روشنی میں

☆ محترمہ بشریٰ بیگ صاحبہ، ریسرچ اسکالر جامعہ کراچی

عنوان: نظام احتساب سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

☆ جناب پروفیسر ثریا قمر صاحبہ، شعبہ اسلامیات جناب یونیورسٹی برائے خواتین

عنوان: استحکام پاکستان کے لئے رہنما اصول تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

☆ پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ، نائب صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

عنوان: روشن خیالی اور اعتدال پسندی تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

☆ مولانا سعید احمد صدیقی، ریسرچ اسکالر وفاقی اردو یونیورسٹی

عنوان: روشن خیال، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل وضرورت

☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی صاحب، حیدر آباد

عنوان: سیرت النبی ﷺ حالات حاضرہ کے تناظر میں

☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو، چیئرمین شعبہ اسلامیات مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو سندھ

عنوان: عہد حاضر میں انتہاء پسندی کا رجحان اور تعلیمات نبویہ ﷺ کی روشنی میں اس کا خاتمہ

☆ جناب پروفیسر عبدالحفیظ صاحب، سابق صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

عنوان: منشیات اور اس کا علاج سیرت طیبہ ﷺ کے ذریعہ

☆ جناب فیاض احمد صاحب HEJ جامعہ کراچی

عنوان: طب نبوی ﷺ سیرت طیبہ کے آئینہ میں

☆ جناب پروفیسر سید شعیب اختر ریسرچ اسکالر وفاقی اردو یونیورسٹی

عنوان: انتہاء پسندی کا جائزہ سیرت طیبہ ﷺ کے آئینہ میں

☆ جناب پروفیسر قاری بدرالدین صاحب، چیئرمین شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی،

عنوان: عصر حاضر میں انتہاء پسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ تعلیمات نبویہ ﷺ کی روشنی میں

☆ جناب پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا جوائنٹ سیکریٹری انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

عنوان: آپ ﷺ کا عطا کردہ روشن خیال اور اعتدال پسند معاشرہ
اسوہ حسنہ ﷺ کے تناظر میں

☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ایم فل/ پی ایچ ڈی سپروائزر ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد، وفاقی اردو یونیورسٹی، جامعہ کراچی۔

عنوان: رفاہی وفلاحی خدمات اور ہماری ذمہ داریاں تعلیمات نبوی ﷺ کے تناظر میں

Research Papers, (English.):

1. Prof. A.K. Shams. Ex. Member National assembly of Pakistan (M.Q.M) President. National Forum of thinkers.

Topic: Hazrat Mohammed a Zay Great Defender of Human Rights,

2. A.K.M. Moslem Author writer social and realiges affairs.

Topic: God's Trust to man and prophet's Role to its Full fill lament.

3. Prof. Dr. Farhat Azim,

Topic: Islam, Enlightening the world

4. Mr. Ghulam Abbass Jhaatial. Section officer sindh Secretrat.

Topic: Tolerance and Terrorism in the light of Holy Prophets (P.B.U.H)

5. Prof. Muhammad Bilal (Dep. Humin) N.E.D University.

Topic: Need to Eliminate the Tendency of Religious Extremism.

تحقیقی مقالات (عربی):

☆ جناب شیخ محمد السّلفی صاحب، مہتمم الجامعۃ الستاریہ ممبر رؤیت ہلال کمیٹی

☆ جناب پروفیسر مفتی محمد عمار صاحب، عہدیدار انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

عنوان: الافراط و التفریط فی ضوء سیرت النبویة ﷺ

☆ جناب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، استاذ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی

عنوان: کیف یعاشر المسلم اهله فی ضوء السیرة النبویه ﷺ

تحقیقی مقالات (سندھی):

☆ جناب پروفیسر عبدالقادر چاچڑ المعروف جمال ناصر صاحب سکھر

عنوان: دور نبوي ۾ عورتن جي معاشرتي زندگي

☆ جناب پرفيسر ڊاڪٽر محمد اسحاق صاحب بهيو گهوٽڪي

عنوان: تحريک علمي

☆ جناب پروفیسر صبغت اللہ مھیسر صاحب، خیر پور

عنوان: محسن انسانیت ﷺ

☆ جناب پروفیسر محمد یٰسین منڈن صاحب

عنوان: شاہ عبد اللطیف بھٹائی سیرت طیبہ ﷺ جو داعی

☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر ادریس سومرو صاحب، لاڑکانہ

عنوان: آنحضرت ﷺ جی عطا کردہ دستور حیات

ان کی فہرست پہلے آچکی ہے ان میں سے صرف دو اخبارات کی خبریں شامل اشاعت کی جارہی ہیں پہلی جنگ اخبار کی دوسری ڈان اخبار کی۔

روزنامہ جنگ اخبار کی خبر

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ہی وہ ذریعہ ہے جسے اپنا کر معاشرہ میں محبت اور اخوت کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے بالخصوص آج امت مسلمہ اور ہمارا ملک جن مسائل سے دو چار ہے ان مسائل کا حل ہمیں سیرت طیبہ سے ملتا ہے یہ بات سندھ کے صوبائی وزیر کھیل جناب قمر منصور نے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کے ماتحت جناح یونیورسٹی برائے خواتین میں منعقدہ صوبائی سیرت کانفرنس ﷺ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی، انہوں نے اس پروقار تقریب کے انعقاد پر علوم اسلامیہ کے اساتذہ کو مبارک باد پیش کی اور

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے لئے ۲۵ ہزار روپے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سندھ آئندہ بھی سیرت طیبہ کے حوالے سے منعقدہ کانفرنس کے لئے اپنا تعاون جاری رکھے گی وہ صوبائی سیرت کانفرنس کی پہلی نشست کے مہمان خصوصی وزیراعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم کی نمائندگی کررہے تھے، قبل ازیں صوبائی سیرت کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا اوراس نشست کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ہاشمی وائس چانسلر جناح یونیورسٹی اور ڈی ایچ اے ایجوکیشنل اینڈ ریلیجس افیئر کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر فیوض الرحمٰن نے کی، اس موقع پر صوبائی وزیر نے ششماہی میگزین انٹرنیشنل علوم اسلامیہ اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی ویب سائٹ کا اجراء بھی کیا، دیگر مہمان گرامی میں مولانا اسعد تھانوی، مولانا محمود حسین، ڈاکٹر عبدالشہید، الشیخ عبدالرحمٰن سلفی اور پرائیوٹ یونیورسٹیز کے وائس چانسلر بھی تھے، سیرت کانفرنس کی دوسری نشست کے مہمان خصوصی سابق رکن قومی اسمبلی پروفیسر اے کے شمس صاحب تھے جبکہ صدر مولانا فیض اللہ آزاد تھے، مولانا سعید احمد صدیقی، مولانا اسعد تھانوی، مفتی محمد نعیم، پروفیسر مولانا محمود حسین صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر وسیم الدین، پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی، محترمہ بشریٰ بیگ، پروفیسر ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو، پروفیسر قاری بدرالدین، پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا، پروفیسر ثریا قمر اور پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے اپنے تحقیقی مقالات پڑھ کر سنائے، تقریب کی آخری اور تیسری نشست کے مہمان خصوصی سٹی ناظم نعمت اللہ خان جبکہ اس نشست کے صدر مجلس رکن صوبائی اسمبلی اور متحدہ مجلس عمل کے پارلیمانی لیڈر مولانا عمر صادق صاحب تھے، سٹی ناظم نعمت اللہ خان نے اس موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ سیرت طیبہ پر گفتگو کرنا خاصا مشکل ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت سے مراد ان کی اطاعت ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تمام مسلمانوں پر لازمی ہے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہونے کے لئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو گزاریں، مولانا عمر صادق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا کوئی بھی فرد احاطہ نہیں کرسکتا، آپ ﷺ اس دنیا میں محبت اور اچھے اخلاق دینے آئے تھے، آپ ﷺ نے انسانیت پر رحم فرمایا، ضروری ہے کہ آپ ﷺ نے فسادات کے خاتمے کے لئے جو کچھ بھی فرمایا اس پر عمل کریں مسلمانوں کو چاہئے کہ آپس کے اختلافات کو ختم کردیں اور ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں، سٹی ناظم کراچی نعمت اللہ خان اور مولانا عمر

صادق نے اس پروقار تقریب کے انعقاد پر انجمن کو مبارک باد پیش کی، سیکریٹری ایجوکیشن سندھ محمد ہاشم لغاری، انجینئر عشرت انوار صدیقی، وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی ڈاکٹر محسن اقبال، وائس چانسلر جامعہ کراچی، ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی، سٹی ناظم کراچی نعمت اللہ خان، صوبائی پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل مولانا عمر صادق، پروفیسر ریاض احسن، پروفیسر مولانا اسعد تھانوی، وائس چانسلر جناح یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ہاشمی کو یادگاری شیلڈ پیش کی گئی، پروفیسر بلقیس اختر، پروفیسر لعل احمد تبسم، پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، پروفیسر عبدالحفیظ، پروفیسر سرور حسین، پروفیسر مولانا محمد صالح (مرحوم)، چانسلر جامعہ بنوریہ مولانا مفتی محمد نعیم، پروفیسر ریاض الدین ربانی اور نعمان بن نور الاسلام کو ایوارڈ برائے حسن کارکردگی جبکہ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا، پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم، پروفیسر نسرین وسیم، پروفیسر سید شعیب اختر، مولانا سعید احمد صدیقی، ڈاکٹر مولانا اکرام الحق، پروفیسر مولانا بدر الدین کو ایوارڈ برائے سیرت نگاری اور QTV کو خصوصی انعام دیا گیا۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کالجز کراچی پروفیسر محمد اصغر خان نے مختلف مقالہ نگاروں کو سند اعتراف پیش کیں، پروگرام کے چیف آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ آئندہ قومی سیرت کانفرنس کے انعقاد کے لئے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کو فنڈز مہیا کئے جائیں۔ تقریب کے آخر میں مولانا سعید احمد صدیقی صاحب نے خصوصی دعا کروائی۔ (روزنامہ جنگ، کراچی ۲۲ رمئی ۲۰۰۵ء)

روزنامہ ڈان اخبار کی خبر

Seerat Conference

Muslims advised not to adopt western views

By ourst off Reporter

KARACHI, May 4: Speakers at a provincial conference expressed the view that Muslims did not need to espouse any western or European thesis to appease those blaming them to be deficient in any panacea for the mankind at large.

The main sources of Islam are Quran and conduct and saying of the Prophet Muhammad (PBUH) which preaches

and referred ways to attain peace and prosperity. The last pilgrimage sermon by Prophet Muhammad (PBUH) is the unparalleled Magna Charta of human rights which guaranteed patience, sacrifice, love and open-mindedness needed for peace in the world, some of the speakers mentioned.

The conference on "Seerat-un-Nabi (PBUH)" was organized by Anjuman Asatiza Uloom Islamia Colleges, Karachi, at Jinnah University for Women here on Wednesday. Two sessions were held during the day, which were presided over by Sindh sports and Culture Minister Qamar Mansoor and city Nazim Niamatullah khan respectively.

According to chief organizer of the conference, prof Dr. Salahuddin sani, 39 Research papers in Urdu, Sindhi, Arabic and English were received from subject experts and scholars from Karachi, Ghotki, larkana, Hyderabad, shahdabpur and Jamshoro for the conference. He told the gathering that the conference was going to be held as major event of the teachers, association on regular basis in Rabi-ul-Awwal in future.

Brig (retd) Fayyuz-ur-Rehman said that Seerat (SAW) should not only be celebrated once in a year but should also be adopted by Muslims, as it not only went together with the teachings of Quran but also provided complete moral code to the faithful for practicing in all walks of lives.

He said that the Prophet (PBUH) had always promoted the moral goodness and righteousness. The ummah could overcome their critics if they adopted and implemented the Seerat in tier cases, hi added.

Mulana Saeed Ahmad Siddiqui said that urged the Muslims to present themselves as the true followers of the prophets and utilize all their intellect and insights to defend their civilization and religion. He said that building of moderate and enlightened Islamic society was possible only

when freedom of individuals was secured and each Muslim was allowed to think or act up to the extent that he or she did not cease the rights and freedom of others.

Maulana Asad thanvi said that in present scenario, Muslims had become oppressed and victims of neglect and conspiracies, which should be checked. "We must see and examine the enlightenment and moderation factors in the light of seerat (SAW) and must not succumb to the foreign pressures or European philosophies," he added.

SIndh sports and Culture Minister Qamar Mansoor said that it was the Joint responsibility of Muslims to spread the teachings of Prophet Muhammad (PBUH)

"We can get our lost prides only after emulating the life style of the prophet and strike a balance between our harts and acts," He added.

City Nazim Niamatullah Khan said that Prophet Muhammad (PBUH) worked with a missionary zeal to improve the status of society by bringing reforms in minds and practices of people. The Ummah facing modern day challenges was needed to revive the forgotten mission of the Prophet by spreading love and care for humanity.

Among others, Prof Mahammad Hussain Siddiqu, prof waseemuddin, Bushra beg, prof surrayia Qamar, Maulana Mohammad umer sadiq, sheikh Muhammad Salfi, Prof A.K. Shams and frof Sarwar Hussin Khan also spoke at the conference. (Daily DOWN Karachi, 5 May 2005)

انتخابات 2005-6 اور تربیتی نشست

رپورٹ پروفیسر ریاض الدین ربانی

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کے الیکشن میں صلاح الدین پینل کامیاب،
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پینل کا پروفیسر مطیع اللہ سہارن پینل کے درمیان مقابلہ ہوا

کراچی (نمائندہ خصوصی) انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے سالانہ انتخابات برائے 06-2005 کا انعقاد سرسید گورنمنٹ گرلز کالج میں ہوا، جس میں پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پینل اور پروفیسر مطیع اللہ سہارن پینل کے درمیان مقابلہ ہوا اور ایک سخت مقابلے کے بعد پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پینل بھاری اکثریت سے کامیاب ہوا، جس میں پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی (قائد ملت گورنمنٹ کالج) برائے صدر، پروفیسر سرور حسین خان (جناح کالج) نائب صدر، پروفیسر نسرین وسیم (اسلامیہ گرلز کالج) برائے خاتون صدر، پروفیسر عبد الحفیظ (ایس ایم گورنمنٹ کالج) برائے جنرل سیکریٹری، پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا (پاکستان شپ اونرز گورنمنٹ کالج) برائے جوائنٹ سیکریٹری، پروفیسر ممتاز بیگم (گورنمنٹ گرلز کالج کورنگی) برائے خاتون جوائنٹ سیکریٹری، پروفیسر حسن عامر (ڈی جے کالج) برائے ممبر، پروفیسر تسنیم کوثر (نارتھ ناظم آباد گرلز کالج) برائے ممبر جبکہ پروفیسر مفتی محمد عمار (اسلامیہ سائنس کالج) برائے خزانچی کامیاب قرار پائے۔ تقریب حلف برداری ۳۰ اگست ۲۰۰۵ء کو سر سید گونمنٹ گرلز کالج میں منعقد ہوگی، قبل ازیں انتخابات کے انعقاد سے قبل پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پینل نے اپنا منشور پیش کیا، الیکشن کمیشن کے چیئرمین کے فرائض پروفیسر ریاض الدین ربانی سابق پرنسپل پریمئر گورنمنٹ ڈگری کالج نے انجام دیئے جبکہ ان کی معاونت پروفیسر اعجاز حسین اور پروفیسر پیر فضل احمد سرہندی نے کی۔

☆ روزنامہ اساس ۱۲/اگست ۲۰۰۵ء، ☆ روزنامہ عوام ۱۳/اگست ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ جنگ، ۱۶/اگست ۲۰۰۵ء، ☆ روزنامہ ریاست ۱۲/اگست ۲۰۰۵ء

نتیجہ برائے انتخابات 2005-06 (9/اگست 2005 شام 3 تا 5) انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی (رجسٹرڈ)

عہدے	نام امیدوار (پہلی پینل)	پہلا سینٹر سرسید کالج حاصل شدہ ووٹ	دوم سینٹر رعنا لیاقت کالج حاصل شدہ ووٹ	مجموعی ووٹ	نام امیدوار (دوسری پینل)	پہلا سینٹر سرسید کالج حاصل شدہ ووٹ	دوم سینٹر رعنا لیاقت کالج حاصل شدہ ووٹ	مجموعی ووٹ
۱۔ صدر	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	38	20	58	۱۔ پروفیسر مطیع اللہ سبحانی	16	10	26
۲۔ نائب صدر (مرد)	پروفیسر سرور حسین خان	37	23	60	۲۔ پروفیسر محمد آصف خان	17	09	26
۳۔ نائب صدر (خاتون)	پروفیسر نسرین وسیم	38	18	56	۳۔ پروفیسر عابدہ پروین	14	11	25
۴۔ جنرل سیکریٹری	پروفیسر عبدالحفیظ	39	16	55	۴۔ پروفیسر قاری ریاض احمد	15	14	29
۵۔ جوائنٹ سیکریٹری (مرد)	پروفیسر محمد مشتاق کلوڑ	36	14	50	۵۔ پروفیسر محمد حنیف نے نام واپس لے لیا	17	18	35
۶۔ جوائنٹ سیکریٹری (خاتون)	پروفیسر ممتاز بیگم	36	18	54	۶۔ پروفیسر نجمہ نیاز	15	12	27
۷۔ ممبر 1	پروفیسر حافظ حسن عامر	33	17	50	۷۔ پروفیسر مفتی غلام قادر	14	12	26
۸۔ ممبر 2	پروفیسر تسنیم کوثر	34	16	50	۸۔ پروفیسر صبغت اللہ منیر	16	14	30
۹۔ خزانچی	پروفیسر مفتی محمد عمار	34	22	56	۹۔ پروفیسر عبدالقیوم ہالائی	17	10	27

نتیجہ الفاظ میں:--

چیئرمین الیکشن کمیٹی نام-------------دستخط-------------تاریخ-------------ممبر کمیٹی سرسید نام-------------دستخط-------------تاریخ-------------ممبر کمیٹی رعنا لیاقت نام-------------دستخط-------------تاریخ-------------

دستخط امیدوار حسب ترتیب پہلی پینل:1-------------2-------------3-------------4-------------5-------------6-------------7-------------8-------------9-------------

دستخط امیدوار حسب ترتیب دوسری پینل:1-------------2-------------3-------------4-------------5-------------6-------------7-------------8-------------9-------------

انتخابی مواد کی حوالگی بدست-------------------------------

تربیتی نشست 30/اگست 2005ء بمقام سرسید گورنمنٹ گرلز کالج
بعنوان ''آزادی کی قدر و قیمت اور اساتذہ کے فرائض''

رپورٹ: پروفیسر تسنیم کوثر صاحبہ
پروفیسر نصرت جہاں صاحبہ

پروگرام آغاز مفتی محمد عمار صاحب کی تلاوت قرآن سے کیا گیا پروفیسر سرور حسین خان صاحب نے بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا اور انجمن کی تاریخ بیان کی پروفیسر عبدالحفیظ صاحب نے ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کی کوششوں کے نتیجہ میں منعقدہ پروگراموں کا تعارف کرایا جس میں سیمینار اور صوبائی سیرت کانفرنس کا انعقاد ویب سائٹ اور ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا اجراء اور آئندہ کے عزائم کی نشاندہی کی پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے اور اپنے مختصر خطاب میں ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

سابق ایم این اے متحدہ قومی موومنٹ پروفیسر اے کے شمس صاحب نے موضوع کی مناسبت سے خطاب کیا اور اساتذہ کو ان کی ذمہ داریوں کی جانب متوجہ کیا سرسید گرلز کالج کی پرنسپل پروفیسر برجیس سلطانہ صدیقی صاحبہ نے بھی خطاب کیا، آخری خطاب پروفیسر سعید احمد صدیقی صاحب سینئر سینٹ آف پاکستان کا تھا آپ نے طویل خطاب میں آزادی کی قدر و قیمت اور علوم جدیدہ سے استفادہ کی جانب متوجہ کیا۔

آخر میں انجمن کے سالانہ انتخابی رزلٹ ۶-۲۰۰۵ء کا باقاعدہ اعلان الیکشن کمیٹی کے چیئر مین پروفیسر ریاض الدین ربانی سابق پرنسپل پریمیئر کالج نے کیا اور مختصر خطاب میں فاتح پینل کو مشورہ دیا کہ ہارنے والوں کو ساتھ لے کر چلیں پروگرام کے اختتام پر پروفیسر سعید احمد صدیقی صاحب نے جیتنے والوں سے حلف لیا تقریب حلف برداری کے بعد انجمن کے صدر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے حسب مشورہ تعلیمی واساتذہ کے مسائل کے حوالہ

سے ۱۳ ارکمیٹیوں کا اعلان کیا جس میں اپنے مخالف صدارت کے امیدوار پروفیسر مطیع اللہ سہارن سمیت ۵۰ فیصد ہارنے والوں سے نمائندگی لیتے ہوئے کمیٹیوں کا اعلان کیا اور ایم فل/ پی ایچ ڈی میں کالج اساتذہ کے داخلوں جامعہ کراچی کے اسلامک لرننگ کے ڈین ڈاکٹر عبد الرشید کے کرپشن سے اساتذہ اور مہمان خصوصی وصدر جلسہ کو آگاہ کیا جس پر مہمانوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا تقریب کا اختتام پروفیسر مولانا خالد حسین صاحب کی دعاء پر ہوا۔

تقریب کے اختتام پر تمام مہمانوں کی چائے بسکٹ اور پھل کے ذریعہ خاطر تواضع کی گئی۔

مہمان خصوصی اور صدر جلسہ نے پروگرام کے نظم وضبط اور ایک سو سے زائد اساتذہ کی شرکت پر بے انتہاء حیرت وخوشی کا اظہار کیا اور آئندہ بھی انجمن کے پروگراموں میں شرکت کا وعدہ کیا۔

انتخابی نتائج درج ذیل اخبارات نے شائع کئے:

روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۴/اگست ۲۰۰۵ء، روزنامہ ریاست، کراچی، ۱۲/اگست ۲۰۰۵ء

روزنامہ عوام، کراچی، ۱۳/اگست، روزنامہ اساس، کراچی، ۱۲//اگست ۲۰۰۵ء

پروگرام کے انعقاد کی خبر درج ذیل اخبارات نے شائع کیں:

☆ روزنامہ خبریں کراچی، ☆روزنامہ عوام کراچی

☆ روزنامہ دن، لاہور، ☆روزنامہ پاکستان، کراچی، ۳۰/اگست ۲۰۰۵ء

پروگرام کی تفصیلی خبریں درج ذیل اخبارات نے شائع کیں:

جس پر ہم جملہ عہدیداران واراکین کی جانب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ روزنامہ خبریں، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء،

☆ روزنامہ نوائے وقت، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ ایمان کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ جسارت کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ انصاف ٹائمز، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ امروز، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ امن، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ گراب ایکسپریس گوادر، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ دن، کراچی/لاہور، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ انتخاب، کراچی، حب، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ محور، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ راج، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء

☆ روزنامہ ایکسپریس، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء وغیرہ

اعلان کردہ کمیٹیوں اور ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے

ا۔ کمیٹی برائے آئینی ترامیم

ا۔ پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب ۲۔ ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب

۳۔ پروفیسر عبدالحفیظ صاحب ۴۔ پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ

۲۔ کمیٹی برائے تیاری مونوگرام

(۳ عدد مونوگرام کی تیاری)

ا۔ پروفیسر باقر رضا عابدی صاحب ۲۔ پروفیسر حافظ حسن عامر صاحب

۳۔ پروفیسر عابدہ پروین صاحبہ ۴۔ پروفیسر شمیم اختر صاحب

نوٹ: پروفیسر باقر عابدی صاحب نے کمیٹی کی رکنیت قبول کرنے سے انکار کردیا البتہ درخواست کے باوجود لکھ کر نہیں دیا۔

۳۔ میرج بیورو کمیٹی

ا۔ پروفیسر بلقیس اختر صاحبہ ۲۔ پروفیسر نفیسہ قدوائی صاحبہ

۳۔ پروفیسر سعیدہ پروین صاحبہ ۴۔ پروفیسر قیصر انوار صاحبہ

۵۔ پروفیسر نیلوفر شاہ صاحبہ ۶۔ پروفیسر تسنیم کوثر صاحبہ

۴۔ کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام کمیٹی

(چیف آرگنائزر مفتی محمد عمار)

۱۔ پروفیسر ممتاز بیگم صاحبہ ۲۔ پروفیسر صبغت اللہ صاحب

۳۔ پروفیسر عابدہ پروین صاحبہ ۴۔ پروفیسر صائمہ رحمان صاحبہ

۵۔ پروفیسر آفتاب حیدری صاحب

۵۔ پرائیوٹ کالج اساتذہ کمیٹی

(مسائل تجاویز و نمائندگی)

۱۔ پروفیسر جمیل اجمل صاحب ۲۔ پروفیسر عشرت مسعود ادہمی صاحب

۳۔ پروفیسر حافظ احمد حسین صاحب ۴۔ پروفیسر شہناز پروین صاحبہ

۵۔ پروفیسر غزالہ حسن صاحبہ ۶۔ پروفیسر نصرت جہاں صاحبہ

۶۔ سبجکٹ اسپیشلسٹ اساتذہ کمیٹی

(مسائل و تجاویز)

۱۔ پروفیسر محمد حسن کھوکھر صاحب ۲۔ پروفیسر ذوالفقار صاحب

۳۔ پروفیسر کوثر پروین صاحبہ

۷۔ انٹرمیڈیٹ سلیبس جائزہ کمیٹی

(لازمی و اختیاری سبجکٹ) تجاویز و اصلاحات

۱۔ پروفیسر سرور حسین خاں صاحب ۲۔ پروفیسر شعیب فاضل عثمانی صاحب

۳۔ پروفیسر مطیع اللہ سہارن صاحب ۴۔ پروفیسر سعیدہ پروین صاحبہ

۵۔ پروفیسر ثمینہ انجم صاحبہ

۸۔ بی اے سلیبس جائزہ کمیٹی

(لازمی واختیاری سبجکٹ) تجاویز واصلاحات

۱۔ پروفیسر ابوسعید ناصر صاحب
۲۔ پروفیسر ڈاکٹر اشرف سموں صاحب
۳۔ پروفیسر عبدالرحیم صاحب
۴۔ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب
۵۔ پروفیسر حافظ ثناء اللہ صاحب
۶۔ پروفیسر سکینہ بوہرہ صاحبہ
۷۔ پروفیسر ریحانہ شہزاد صاحبہ

۹۔ انٹرمیڈیٹ بورڈ مسائل وتجاویز کمیٹی

۱۔ پروفیسر سید علی امام رضوی صاحب
۲۔ پروفیسر نزہت رئیس صاحبہ
۳۔ پروفیسر محمد نسیم شیخ صاحب
۴۔ پروفیسر شائستہ سلطانہ صاحبہ
۵۔ پروفیسر سطوت کلیم صاحبہ
۶۔ پروفیسر پروین جہانگیر صاحبہ

۱۰۔ جامعہ کراچی مسائل وتجاویز کمیٹی

۱۔ پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب
۲۔ پروفیسر عبدالحفیظ صاحب
۳۔ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ صاحب
۴۔ پروفیسر نسرین وسیم صاحب
۵۔ پروفیسر رفعت ناز صاحبہ

۱۱۔ کمیٹی برائے تجاویز قومی سیرت کانفرنس و حج، وفاقی وزارت مذہبی امور

۱۔ پروفیسر نزہت رئیس صاحبہ
۲۔ محمد مشتاق کلوٹہ صاحب
۳۔ پروفیسر یامین شاہ صاحب
۴۔ پروفیسر محمد حنیف صاحب
۵۔ پروفیسر نصرت جہاں صاحبہ

۱۲۔ رابطہ کمیٹی برائے توسیع ممبران

۱۔ پروفیسر خالدہ پروین صاحبہ
۲۔ پروفیسر نجمہ نیاز صاحبہ
۳۔ پروفیسر حفیظ الرحمٰن صاحب
۴۔ پروفیسر شہناز پروین صاحبہ

۱۳۔ رابطہ کمیٹی برائے وصولی اشیاء، انجمن

۱۔ پروفیسر شہزاد احمد خان صاحب
۲۔ پروفیسر حافظ خالد حسین صاحب
۳۔ پروفیسر عبدالحفیظ صاحب
۴۔ پروفیسر ناصر الدین راجپوت صاحب
۵۔ پروفیسر جمیل اجمل صاحب

دستخط ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
صدر انجمن

دستخط پروفیسر عبدالحفیظ
جنرل سیکریٹری

کمیٹی کے ممبران سے درخواست

کمیٹیوں کے تمام ممبران سے درخواست ہے کہ وہ انفرادی یا اجتماعی رپورٹ ۲۸ / فروری ۲۰۰۶ء تک ڈاکٹر صلاح الدین ثانی یا پروفیسر عبدالحفیظ صاحب کے پاس تحریری شکل میں جمع کرادیں تاکہ مارچ میں پیش کردہ رپورٹ و تجاویز پر ایکشن لیا جاسکے۔

نیکی کی حقیقت

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ:۱۷۷)

ترجمہ: نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور خدا کی کتاب پر اور پیغمبر پر ایمان لائے، اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ) کریں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں، اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں، اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں، یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں۔